WED.29.May.2024
VOLUME:19 NO: 137
PRICE: 3=00
Mob:8055362952
Pages:4

Established May 1994 : قائم شدہ: مئی

ورقِ تازہ
ناندیڑ

RNI No. MAHURD/2006/16935
ناندیڑ اور پربھنی سے علاحدہ ایڈیشن کی اشاعت
waraquetaza.com
waraquetaza.com/E-paper

بروز بدھ 29/مئی 2024
جلد:19 شمار 137
19/ذی القعدہ 1445ھ
قیمت:00=3 روپے
صفحات: 4

THE WARAQU-E-TAZA URDU DAILY NANDED
waraquetazadaily@rediffmail.com-Email:waraquetazadaily@yahoo.co.in
HON'RY EDITOR:Mohd.Taqui (M.A,B.Ed)
اعزازی مدیر:محمد تقی (ایم۔اے،بی۔ایڈ)

Alhaj Md. Javeed 8888 96 1111
Md. Younus 8888 95 1111
Md. Tajammul 8888 94 1111
Md. Awes 8888 93 1111
MUSKAN JEWELLERS
مُسکان جیولرس
سونے کے زیورات کا وسیع اور عمدہ شوروم
صرافہ بازار، چوک، ناندیڑ۔

الحاج قاضی نوید محی الدین صدیقی
M.: 9960532993
7249532993
کنگن جیولرس
KANGAN JEWELLERS
اسحاق ٹاور، صرافہ بازار، چوک، ناندیڑ۔
ہمارے پاس ترکش، کویتی، عربی سونے کے زیورات تیار اور آرڈر کے مطابق بنا کر دیئے جاتے ہیں۔

Alhaj Md. Javeed 8888 96 1111
Md. Younus 8888 95 1111
Md. Tajammul 8888 94 1111
Md. Awes 8888 93 1111
MUSKAN JEWELLERS
مُسکان جیولرس
سونے کے زیورات کا وسیع اور عمدہ شوروم
صرافہ بازار، چوک، ناندیڑ۔

کیجریوال کی عبوری ضمانت میں توسیع کی درخواست
لسٹ کرنے سے سپریم کورٹ کی رجسٹری کا انکار

نئی دہلی: سپریم کورٹ کی رجسٹری نے دہلی ایکسائز پالیسی سے متعلق مبینہ منی لانڈرنگ کیس کے ملزم وزیر اعلیٰ اروند کیجریوال کی یکم جون کو ختم ہونے والی عبوری ضمانت کی مدت میں سات دن کی توسیع کرنے کی درخواست کو لسٹ کرنے سے انکار کر دیا۔ سرکاری ذرائع کے مطابق رجسٹری نے کہا کہ جسٹس سنجیو کھنہ اور دیپانکر دتہ کی بنچ نے وزیر اعلیٰ کیجریوال کو عبوری ضمانت دینے کے ساتھ ساتھ باقاعدہ ضمانت کے لیے نچلی عدالت سے رجوع کرنے کی بھی آزادی دی ہے، اس لیے ان کی درخواست (عبوری ضمانت میں توسیع کے لیے) قابل غور نہیں ہے۔ عدالت عظمیٰ کے ایک اہلکار نے یہ بھی کہا کہ ان کی موجودہ درخواست کا عدالت کے سامنے زیر التوا معاملے سے کوئی تعلق نہیں ہے کیونکہ گرفتاری کے خلاف ان کی درخواست پر فیصلہ پہلے ہی محفوظ کیا جا چکا ہے۔ جسٹس جے کے مہیشوری اور کے وی وشوناتھن کی تعطیلاتی بنچ نے منگل کو عرضی گزار کی طرف سے پیش ہونے والے سینئر وکیل اے ایم سنگھوی کو بتایا کہ (کیجریوال کی) درخواست کو لسٹ کرنے کے بارے میں چیف جسٹس فیصلہ کر سکتے ہیں۔ جسٹس سنجیو کھنہ اور جسٹس دیپانکر دتہ کی بنچ نے 10 مئی کو مسٹر کیجریوال کو لوک سبھا انتخابی مہم میں حصہ لینے کے لیے یکم جون تک عبوری ضمانت دی تھی اور 2 جون کو انہیں جیل حکام کے سامنے خود سپردگی کا حکم دیا تھا۔ دہلی کے وزیر اعلیٰ کیجریوال کو تہاڑ سینٹرل جیل میں عدالتی حراست میں رکھا گیا ہے۔ عدالت عظمیٰ نے 17 مئی کو مسٹر کیجریوال کی 21 مارچ کو ان کی گرفتاری اور اس کے بعد انفورسمنٹ ڈائرکٹوریٹ (ای ڈی) کے ذریعہ نظر بندی کو چیلنج کرنے والی اپیل پر اپنا فیصلہ محفوظ رکھا تھا۔ دہلی ایکسائز پالیسی سے متعلق مبینہ منی لانڈرنگ کیس کے ملزمان میں سے ایک مسٹر کیجریوال نے اپنی درخواست میں دعویٰ کیا تھا کہ ان کی گرفتاری کے بعد ان کا وزن سات کلوگرام کم ہو گیا ہے، جو ایک سنگین بیماری کی علامت ہے۔ انہوں نے اپنی درخواست میں کہا تھا کہ "میکس اسپتال کے متعلقہ ڈاکٹروں نے، جو اس وقت ان کا علاج کر رہے ہیں، نے کچھ ٹیسٹ کرانے کا مشورہ دیا ہے، جس میں سات دن کا وقت درکار ہے۔" درخواست میں کہا گیا ہے کہ وہ پی ای ٹی-سی ٹی اسکین اور دیگر علاج کرائیں گے۔ عام آدمی پارٹی (آپ) کے قومی کنوینر مسٹر کیجریوال کو 21 مارچ کو ای ڈی نے دہلی ایکسائز پالیسی 2021-22 میں مبینہ گھپلے کے معاملے میں گرفتار کیا تھا (جسے تنازعہ کے بعد منسوخ کر دیا گیا تھا)۔ مسٹر کیجریوال کو گرفتار کرنے والی مرکزی تفتیشی ایجنسی انفورسمنٹ ڈائرکٹوریٹ (ای ڈی) نے دہلی کے وزیر اعلیٰ پر کلیدی سازشی ہونے کا الزام لگایا ہے۔ ان پر الزام ہے کہ انہوں نے سابقہ گوا اسمبلی انتخابی مہم کے لیے 100 کروڑ روپے حاصل کیے تھے، اس معاملے میں انہیں سپریم کورٹ نے عبوری ضمانت دی تھی۔ لیکن انہوں نے ابھی تک باقاعدہ ضمانت کے لیے کوئی درخواست دائر نہیں کی ہے۔ سینٹرل بیورو آف انوسٹی گیشن (سی بی آئی) نے 17 اگست 22 کو ایکسائز پالیسی کی تشکیل اور اس کے نفاذ میں بے ضابطگیوں کا الزام لگاتے ہوئے فوجداری کا مقدمہ درج کیا تھا۔ اسی بنیاد پر ای ڈی نے 22 اگست کو منی لانڈرنگ کا مقدمہ درج کیا تھا۔ ای ڈی کا دعویٰ ہے کہ عام آدمی پارٹی کے سرکردہ لیڈران، دہلی کے وزیر اعلیٰ کیجریوال، سابق نائب وزیر اعلیٰ منیش سسودیا، راجیہ سبھا کے رکن سنجے سنگھ اور دیگر نے پیسہ کمانے کی "سازش" کی ہے۔ اس معاملے میں سابق نائب وزیر اعلیٰ سسودیا اس وقت عدالتی حراست میں تہاڑ جیل میں بند ہیں۔ قابل ذکر ہے کہ اس معاملے میں سپریم کورٹ نے 2 اپریل کو آپ کے رکن پارلیمنٹ سنجے سنگھ کو راحت دی تھی۔

'انڈیا اتحاد کی حکومت بنتے ہی
کسانوں کا قرض معاف ہوگا': راہول

لدھیانہ: 29/مئی (ایجنسیز) لوک سبھا انتخاب 2024 کے ساتویں اور آخری مرحلہ کے لیے سبھی سیاسی پارٹیوں نے اپنی پوری طاقت جھونک دی ہے۔ اس درمیان کانگریس کے سابق صدر راہل گاندھی بدھ کے روز پنجاب پہنچے جہاں لدھیانہ میں ایک ریلی سے خطاب کیا۔ یہاں راہل گاندھی نے کسانوں سے ایک بڑا وعدہ کرتے ہوئے کہا کہ انڈیا اتحاد کی حکومت بننے کے فوراً بعد کسانوں کا قرض معاف کرنے کی تیاریاں شروع ہو جائیں گی۔ راہل گاندھی نے کہا کہ انڈیا اتحاد کی حکومت بننے کے بعد کسان کا قرض معاف کرنے کے لیے ایک کمیشن بنایا جائے گا۔ انھوں نے اس تعلق سے کہا کہ "انڈیا اتحاد کی حکومت بنتے ہی ہم کسانوں کا قرض اسی طرح معاف کر دیں گے جیسے وہ (بی جے پی) ارب پتیوں کا قرض معاف کرتے ہیں۔" راہل گاندھی کا کہنا ہے کہ ہم صرف ایک بار کسانوں کا قرض معاف نہیں کریں گے۔ اس کے لیے ہم ایک کمیشن بنائیں گے، جسے کسان قرض معافی کمیشن کہا جائے گا۔ وہ مزید کہتے ہیں کہ کسانوں کو جب بھی قرض معافی کی ضرورت ہوگی، یہ کمیشن حکومت کو اس کی جانکاری دے گی اور ہم قرض معاف کریں گے۔ راہل گاندھی نے واضح لفظوں میں کہا کہ "ایک بار، دو بار، تین بار، جتنی بار بھی کسانوں کو ضرورت ہوگی، ہم ان کا قرض معاف کریں گے۔ ہمیں کوئی فرق نہیں پڑتا۔" ساتھ ہی وہ یہ بھی کہتے ہیں کہ "کسان ملک کے لیے ریڑھ کی ہڈی ہیں اور اس کی حفاظت ہونی چاہیے۔" پی ایم مودی کو تنقید کا نشانہ بناتے ہوئے راہل گاندھی نے کہا کہ "پی ایم مودی کہتے ہیں کہ کسانوں کو قانونی ایم ایس پی نہیں دی جا سکتی ہے۔ لیکن الیکشن کے بعد 4 جون کو انڈیا اتحاد کی حکومت آئے گی اور ہم کسانوں کو پہلی بار گارنٹی کے ساتھ قانونی ایم ایس پی دیں گے۔" راہل گاندھی نے اپنی تقریر کے دوران پنجاب میں نشہ خوری سے متعلق موجودہ حالات پر تشویش کا بھی اظہار کیا۔ انھوں نے کہا کہ پنجاب میں ڈرگز کا معاملہ بڑھتا ہی جا رہا ہے۔ اس کے خلاف سخت کارروائی کی جانی چاہیے۔ پنجاب کو اپنی پوری طاقت کے ساتھ ڈرگز کے خلاف لڑنا چاہیے۔

کانگریس جنرل سکریٹری پرینکا گاندھی ہماچل پردیش کے ہمیر پور میں انتخابی جلسہ کے موقع پر حامیوں سے ملاقات کرتے ہوئے۔

شرجیل امام کو ملی ضمانت، جیل سے باہر نہیں آپائیں گے، جانئے کیوں؟

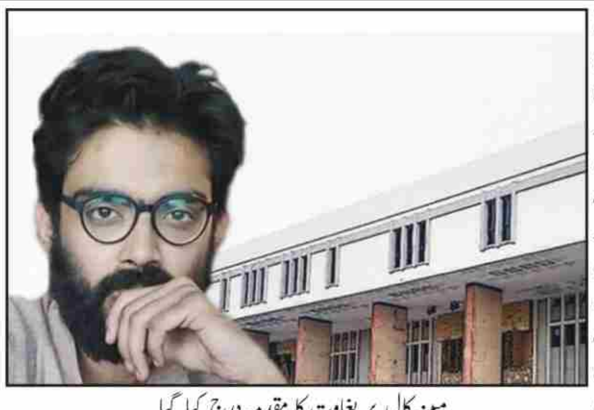

نئی دہلی: 29/مئی۔ (ایجنسیز) شہریت ترمیمی قانون کے خلاف احتجاج کے دوران مبینہ طور پر اشتعال انگیز تقریر کرنے کے الزام میں گرفتار کردہ جواہر لال نہرو کے اسکالر شرجیل امام کو دہلی ہائی کورٹ نے آج ضمانت دے دی ہے۔ تاہم وہ جیل سے رہا نہیں ہو پائیں گے۔ شرجیل امام نے ٹرائل کورٹ کے اس حکم کو چیلنج کیا تھا جس میں انہیں ضمانت دینے سے انکار کر دیا گیا تھا۔ انہوں نے دہلی ہائیکورٹ میں دلیل دی کہ اگر وہ اس مقدمے میں مجرم بھی ثابت ہو جاتے ہیں تو انہیں دی جانے والی زیادہ سے زیادہ سزا میں سے نصف سے زیادہ حصہ وہ بھگت چکے ہیں۔ جواہر لال نہرو یونیورسٹی کے ریسرچ اسکالر کو جنوری 2020 میں اس وقت گرفتار کیا گیا تھا جب ان کے خلاف شمال مشرقی ہندوستان کو بقیہ ہندوستان سے کاٹ دینے کی مبینہ کال پر بغاوت کا مقدمہ درج کیا گیا تھا۔ انہوں نے یہ ریمارکس شہریت ترمیمی قانون کے خلاف مظاہروں کے درمیان ایک تقریر کے دوران کئے تھے۔ ان کے خلاف دہلی، آسام، منی پور، اروناچل پردیش اور اتر پردیش سمیت کئی ریاستوں میں مقدمات درج کیے گئے تھے۔ دہلی پولیس کے مطابق شرجیل امام نے جامعہ ملیہ اسلامیہ اور علی گڑھ مسلم یونیورسٹی کے پروگراموں میں تفرقہ انگیز تقاریر کی تھیں۔ وہ مبینہ طور پر نئے شہریت ترمیمی قانون کے خلاف دہلی کے شاہین باغ میں احتجاج کے منتظمین میں سے بھی ایک تھے۔ جسٹس سریش کمار کیت اور جسٹس منوج جین کی ہائی کورٹ بنچ کے سامنے بحث کرتے ہوئے استغاثہ نے کہا کہ شرجیل امام نے مبینہ طور پر اپنی تقریروں میں شمال مشرق کو ملک سے الگ کرنے کی دھمکی دی تھی۔ تاہم ڈویژن بنچ نے اس حقیقت کو مدنظر رکھتے ہوئے انہیں ضمانت منظور کی کہ وہ ممکنہ طور پر انہیں ملنے والی سزا کا نصف عرصہ پہلے ہی بھگت چکے ہیں۔ شرجیل امام تاہم جیل میں ہی رہیں گے کیونکہ 2020 کے دہلی فسادات کے سلسلے میں ایک بڑے سازشی کیس میں بھی ان کے خلاف مقدمہ درج ہے۔ شرجیل امام پر بغاوت سے متعلق آئی پی سی سیکشن کے تحت الزام لگایا گیا تھا اور غیر قانونی سرگرمیوں کی روک تھام (یو اے پی اے) ایکٹ کی دفعہ 13 بھی لگائی گئی تھی۔ ضمانت کی درخواست کرتے ہوئے شرجیل امام نے عدالت کو بتایا کہ UAPA کی دفعہ 13 کے تحت زیادہ سے زیادہ سزا سات سال ہے اور وہ پہلے ہی چار سال سے زیادہ عرصے سے حراست میں ہیں۔ ایک ٹرائل کورٹ نے قبل ازیں انہیں ضمانت دینے سے انکار کر دیا تھا، یہ نوٹ کرتے ہوئے کہ ملزم کی حراست میں "غیر معمولی حالات" میں توسیع کی جا سکتی ہے۔ شرجیل امام شمال مشرقی دہلی میں 2020 کے فسادات سے منسلک کئی معاملات میں بھی ملزم قرار دیئے گئے ہیں اور ان کے خلاف فسادات کی ایک بڑی سازش میں شریک ہونے کا مقدمہ بھی درج ہے۔

'گاندھی فلم سے پہلے مہاتما گاندھی کو کوئی نہیں جانتا تھا'
پی ایم مودی کا حیرت انگیز بیان، کھڑگے نے بنایا تنقید کا نشانہ

نئی دہلی: 29/مئی (ایجنسیز) وزیر اعظم نریندر مودی نے ایک انٹرویو کے دوران حیران کرنے والا بیان دیا ہے۔ ان کا کہنا ہے کہ پہلے مہاتما گاندھی کو زیادہ لوگ نہیں جانتے تھے، 'گاندھی' فلم (1982) آنے کے بعد دنیا بھر میں انھیں پہچان ملی۔ اس بیان پر کانگریس صدر ملکارجن کھڑگے نے پی ایم مودی کو شدید تنقید کا نشانہ بنایا ہے۔ انھوں نے کہا کہ جن کے نظریاتی اجداد ناتھورام گوڈسے کے ساتھ مہاتما گاندھی جی کے قتل میں شامل تھے، وہ باپو کے ذریعہ دکھائے گئے سچائی کے راستہ پر کبھی نہیں چل سکتے۔ کانگریس صدر کھڑگے نے پی ایم مودی کے بیان پر یہ حملہ سوشل میڈیا پلیٹ فارم 'ایکس' پر کیے گئے ایک پوسٹ میں کیا ہے۔ انھوں نے اس پوسٹ میں لکھا ہے کہ "جن کے نظریاتی آبا و اجداد ناتھورام گوڈسے کے ساتھ مہاتما گاندھی جی کے قتل میں شامل تھے، وہ باپو کے ذریعہ دیے گئے سچائی کے راستہ پر کبھی نہیں چل سکتے۔" ساتھ ہی انھوں نے یہ بھی لکھا ہے کہ "اب جھوٹ جھولا اٹھا کر جانے والا ہے۔" دراصل پی ایم مودی نے ایک ہندی نیوز چینل کو انٹرویو دیا ہے جس میں وہ مہاتما گاندھی کے سلسلے میں ان کی پہچان کو لے کر بات چیت کرتے نظر آ رہے ہیں۔ ان کے بیان کا یہ حصہ کئی لوگوں نے سوشل میڈیا پر شیئر کیا ہے جس میں پی ایم مودی کہتے نظر آ رہے ہیں کہ "دنیا میں مہاتما گاندھی بہت عظیم ہستی تھے، کیا 75 سال میں ہماری ذمہ داری نہیں تھی کہ پوری دنیا مہاتما گاندھی کو جانیں۔" پھر وہ کہتے ہیں "کوئی نہیں جانتا گاندھی کو۔ پہلی بار جب گاندھی فلم بنی، تب دنیا کو دلچسپی ہوئی کہ یہ کون ہیں؟ یہ ہم نے نہیں کیا۔ اس ملک کا کام تھا۔ مارٹن لوتھر کنگ کو دنیا جانتی ہے، جنوبی ہند کے نیلسن منڈیلا کو دنیا جانتی ہے۔ گاندھی کسی سے کم نہیں تھے اور یہ ماننا پڑے گا، میں دنیا گھومنے کے بعد کہہ رہا ہوں کہ گاندھی اور گاندھی کے ذریعہ ہندوستان کو توجہ ملنی چاہیے تھی۔" قابل ذکر ہے کہ نریندر مودی اپنے بیان میں مارٹن لوتھر کنگ کی بات تو کر رہے ہیں، لیکن وہ شاید بھول گئے ہیں کہ مارٹن لوتھر کنگ اپنے دفتر کی دیوار پر مہاتما گاندھی کی تصویر لگاتے تھے۔ 50 کی دہائی میں انھوں نے گاندھی جی کے عدم تشدد کو اپنی ترغیب بتایا تھا۔ سوشل میڈیا پر لوگوں نے مارٹن لوتھر کنگ کا وہ بیان بھی شیئر کیا ہے جس میں وہ مہاتما گاندھی کے بارے میں بات کر رہے ہیں۔

کارگزار وائس چانسلر کی تقرری معاملے میں
دہلی ہائی کورٹ نے جامعہ ملیہ اسلامیہ کو بھیجا نوٹس

نئی دہلی: 29/مئی (ایجنسیز) پروفیسر اقبال حسین نے جامعہ ملیہ اسلامیہ کی پرو-وائس چانسلر اور اس کے بعد ان کی کارگزار وائس چانسلر میں ہونے والی تقرری کو ہائی کورٹ کی سنگل بنچ نے رد کر دیا تھا جس کو اقبال حسین نے چیلنج کیا تھا، اور اب اس پر ہائی کورٹ نے یونیورسٹی کا نظریہ پوچھا ہے۔ جسٹس وبھو بکھرو کی صدارت والی بنچ نے سنگل بنچ کے فیصلے کے خلاف اقبال حسین کی اپیل پر یونیورسٹی کو نوٹس جاری کیا ہے اور اس معاملے پر آئندہ سماعت کے لیے 12 اگست کی تاریخ مقرر کی ہے۔ ہائی کورٹ کی سنگل بنچ نے 22 مئی کو محمد سمیع احمد انصاری اور دیگر کی عرضیوں پر سماعت کرتے ہوئے پرو-وائس چانسلر کی شکل میں اقبال حسین کی تقرری کو رد کر دیا تھا۔ اس میں کہا گیا تھا کہ پرو-وائس چانسلر اور بعد میں کارگزار وائس چانسلر کی شکل میں ان کی تقرری قانون کے مطابق نہیں ہوئی تھی۔ عدالتی حکم کے کچھ گھنٹے بعد پروفیسر محمد شکیل کو کارگزار وائس چانسلر مقرر کر دیا گیا تھا۔ اس درمیان ہندی نیوز پورٹل 'اے بی پی لائیو' کے مطابق اقبال حسین کے وکیل نے عدالت سے عبوری راحت کی اپیل کی، حالانکہ بنچ نے کسی طرح کا حکم جاری کرنے سے انکار کر دیا اور کہا کہ ہم اس شخص کے کام میں رخنہ نہیں ڈالیں گے جو پہلے سے ہی عہدہ پر ہے۔ جبکہ پہلے کے حکم میں سنگل بنچ نے ہدایت دی تھی کہ کارگزار وائس چانسلر کے عہدہ پر ایک ہفتہ کے اندر نئی تقرری کی جائے اور ساتھ ہی مستقل وائس چانسلر کی تقرری کے لیے عمل شروع کرنے کا حکم دیا تھا۔

فلم 'ہمارے 12' کی ریلیز پر پابندی لگانے کا مطالبہ
مذہب اسلام کو بدنام کرنے کا الزام عائد

نئی دہلی: 29/مئی (ایجنسیز) آل انڈیا مسلم مجلس مشاورت کے صدر فیروز احمد ایڈووکیٹ نے 'ہم دو ہمارے 12' نام کی فلم کے ٹریلر پر شدید ردعمل کا اظہار کرتے ہوئے کہا ہے کہ یہ ایک نہایت زہریلی اور شر انگیز فلم ہے جو مسلمانوں کو بدنام کرنے اور نفرت پھیلانے کے ارادے سے بنائی گئی ہے۔ صدر مشاورت نے فلم سینسر بورڈ آف انڈیا کے نام اس سلسلے میں خط لکھا ہے جس میں فلم کی ریلیز پر فی الفور پابندی عائد کرنے کا مطالبہ کیا ہے۔ انھوں نے کہا ہے کہ 7 جون کو ریلیز کی جانے والی یہ فلم اسلام، مسلمان، مسلم خواتین اور ہندوستانی مسلم سماج کو بدنام کرنے کے لیے بنائی گئی ہے۔ ایسی فلم کے خلاف ایکشن لینا ضروری ہے تاکہ اس فتنے کی بروقت سرکوبی کی جا سکے۔ صدر مشاورت نے ملک کے انصاف پسند شہریوں سے اپیل کی ہے کہ اس فلم کے پروڈیوسر کو ایک خاص مذہبی طبقے کے خلاف نفرت پھیلانے کی اجازت ہرگز نہ دیں۔ سماج کے امن کو تباہ کر کے پیسہ کمانے کی حوصلہ افزائی کی گئی تو یہ لعنت وبا کی صورت اختیار کر لے گی۔ انھوں نے مزید کہا کہ نفرت کی تجارت ملک کو تباہ کرنے کی سازش کا ایک حصہ ہے۔

پرجول ریونا کی 31 مئی کو بھارت پہنچتے ہی ہوگی گرفتاری

بنگلورو: کرناٹک کے وزیر داخلہ ڈاکٹر جی پرمیشور نے 29 مئی کو پرجول ریونا معاملے پر ایک اہم جانکاری دی۔ انھوں نے کہا کہ جنتا دل (ایس) رکن پارلیمنٹ پرجول ریونا کے خلاف گرفتاری وارنٹ جاری کر دیا گیا ہے۔ ساتھ ہی ایس آئی ٹی ذرائع نے بدھ کے روز اس بات کی تصدیق کر دی کہ ریونا نے 31 مئی کو لفتھانسا ایئر لائنس سے ہندوستان کے لیے فلائٹ بک کیا ہے اور جمعہ کو تقریباً 12.30 بجے بنگلورو پہنچنے کی امید ہے۔ قابل ذکر ہے کہ بھگوڑے رکن پارلیمنٹ اور سابق وزیر اعظم ایچ ڈی دیوگوڑا کے پوتے کرناٹک میں سنسنی پھیلانے والے سیکس ویڈیو معاملے میں کلیدی ملزم ہیں۔ کانگریس اور دیگر پارٹیوں نے یہ معاملہ سامنے آنے کے بعد جے ڈی ایس کے ساتھ ساتھ بی جے پی کو بھی خوب تنقید کا نشانہ بنایا اور وزیر اعظم نریندر مودی کی خاموشی پر بھی سوال اٹھائے۔

بی جے پی ایم پی برج بھوشن کے بیٹے کے
قافلہ کی کار نے بائیک سواروں کو روند ڈالا

لکھنؤ: قیصر گنج، اتر پردیش کے موجودہ رکن پارلیمنٹ برج بھوشن شرن سنگھ کے بیٹے کرن سنگھ کے قافلہ کی ایک گاڑی نے دو موٹر سائیکل سواروں کو کچل دیا۔ اس حادثہ میں دو لوگوں کی موت ہو گئی اور ایک خاتون کے زخمی ہونے کی اطلاع ہے جس کی حالت تشویشناک بتائی جا رہی ہے۔ تفصیلات کے بموجب کرن بھوشن کا قافلہ گونڈہ کے کرنل گنج-حضور پور روڈ پر گزر رہا تھا۔ قافلہ کی ایک فارچیونر کار نے موٹر سائیکل کو ٹکر مار دی۔ یہ حادثہ کرنل گنج کوتوالی علاقہ کے چھتئی پوروا کے قریب پیش آیا۔ پولیس نے موقع پر پہنچ کر تفتیش شروع کر دی۔ حادثہ اتنا خوفناک تھا کہ کار کا اگلا حصہ تباہ ہو گیا۔ آپ کو بتاتے چلیں کہ اس بار بی جے پی نے برج بھوشن شرن سنگھ کا ٹکٹ منسوخ کر کے ان کے بیٹے کرن سنگھ کو قیصر گنج سے اپنا امیدوار بنایا ہے۔ کرن سنگھ لوک سبھا انتخابات کے دوران اپنے قافلے کے ساتھ حضور پور جا رہے تھے۔ اس دوران ان کے قافلے کی فارچیونر کار نے اوورٹیک کرنے کی کوشش کرتے ہوئے دو موٹر سائیکل سواروں کو کچل دیا۔ اس خوفناک حادثہ میں موٹر سائیکل سوار دونوں کی موقع پر ہی موت ہو گئی۔ قریب بیٹھی خاتون شدید زخمی ہو گئی۔ خاتون کو علاج کے لیے اسپتال میں داخل کرایا گیا ہے۔ جاں بحق افراد کی لاشوں کو پوسٹ مارٹم کے لیے بھیج دیا گیا ہے۔ حادثہ کتنا خوفناک تھا اس کا اندازہ گاڑی کے ٹوٹے ہوئے پرزوں کو دیکھ کر ہی لگایا جا سکتا ہے۔

فرانسیسی پارلیمنٹ میں فلسطینی پرچم لہرا دیا گیا

پیرس: 29/مئی (ایجنسیز) فرانس کے پارلیمنٹ میں فلسطینی پرچم لہرانے پر بائیں بازوں کی جماعت کے رکن کو معطل کر کے جاری اجلاس ملتوی کر دیا گیا۔ غیر ملکی میڈیا کے مطابق پارلیمنٹ میں اجلاس کے دوران لیفٹ فرانس انبوڈ (ایل ایف آئی) پارٹی کے رکن سیبسٹین ڈیلوگو حکومت سے سوالات کے سیشن کے دوران اپنی نشست سے کھڑے ہوئے اور فلسطینی جھنڈا لہرایا۔ اسپیکر نے سیبسٹین ڈیلوگو کے اس عمل کی مذمت کرتے ہوئے ان کے رویے کو ناقابل قبول قرار دیا اور ساتھ ہی انہیں دو ہفتوں کیلیے معطل کیا۔ یہی نہیں بلکہ ان کے پارلیمانی الاؤنس کو دو ماہ کے لئے نصف کر دیا گیا۔ سیبسٹین ڈیلوگو ہاتھ سے وکٹری سائن بناتے ہوئے پارلیمنٹ سے چلے گئے۔ پارلیمنٹ میں فلسطینی پرچم لہرانے کا واقعہ ایسے وقت میں سامنے آیا ہے جب اسپین، آئرلینڈ اور ناروے نے باضابطہ طور پر فلسطین کو ریاست کو تسلیم کیا جس کے بعد اقوام متحدہ میں 193 رکن ممالک میں سے فلسطینی ریاست کو تسلیم کرنے والوں کی تعداد 145 ہو گئی۔ فرانسیسی صدر ایمانوئل میکرون نے فروری میں کہا تھا کہ فلسطینی ریاست کو تسلیم کرنا اب ممنوع نہیں رہا۔

جبری تخلیہ کیس، ایس پی لیڈر
محمد اعظم خان خاطی قرار

رام پور: ایک عدالت نے آج یہاں سماج وادی پارٹی کے لیڈر محمد اعظم خان کو ایک مکان کا جبری تخلیہ کرانے اور مالکِ مکان کو مار پیٹ کرنے کے 8 سال قدیم کیس میں قصوروار قرار دیا۔ رام پور کی خصوصی ایم پی۔ ایم ایل اے عدالت نے اس کیس میں خان کو قصوروار پایا۔ ان کے وکیل ونود شرما نے یہ بات بتائی۔ انہوں نے کہا کہ سزا بعد میں سنائی جائے گی۔ وہ ویڈیو کانفرنسنگ کے ذریعہ عدالت میں پیش ہوئے تھے۔ دسمبر 2016 میں متاثرہ شخص ابرار نے اعظم خان اور ریٹائرڈ سرکل آفیسر برکت علی کے خلاف شکایت درج کرائی تھی۔ انہوں نے کہا تھا کہ یہ لوگ زبردستی ان کے گھر میں داخل ہو گئے تھے، جائیداد کو نقصان پہنچایا تھا اور گھر خالی کرانے کے لئے انہیں مار پیٹ کی تھی۔ ایس پی لیڈر فی الحال دیگر کیس میں سیتاپور جیل میں ہیں۔

پاکستان: عمران خان کی شریک حیات بشریٰ بی بی کے
سابق شوہر پر اسلام آباد کورٹ کے باہر حملہ

اسلام آباد: 29/مئی (ایجنسیز) عمران خان کی تیسری شریک حیات بشریٰ بی بی کے سابق شوہر پر آج اسلام آباد ہائی کورٹ کے باہر حملہ ہو گیا۔ بتایا جاتا ہے کہ حملہ کرنے والوں میں عمران خان کے ایک وکیل بھی شامل تھے۔ یہ واقعہ اس وقت پیش آیا جب وہ غیر اسلامی شادی کے معاملے میں عمران-بشریٰ کو قصوروار قرار دیے جانے کے خلاف اپیل پر سماعت کے لیے حاضر ہوئے تھے۔ قابل ذکر ہے کہ 71 سالہ عمران خان اور 49 سالہ بشریٰ بی بی کو 3 فروری کو ٹرائل کورٹ نے عدت کے دوران شادی کرنے کے لیے سات سات سال جیل کی سزا سنائی تھی۔ دراصل بشریٰ کے سابق شوہر خاور مانیکا نے عمران-بشریٰ کے خلاف نومبر 2023 میں معاملہ داخل کیا تھا جس میں الزام عائد کیا گیا تھا کہ انھوں نے بشریٰ کے ذریعہ عدت کے لیے لازمی انتظار کی مدت پر عمل کیے بغیر شادی کی۔ انھوں نے عدالت سے شادی کو ناجائز قرار دینے کا مطالبہ کیا تھا۔ اس معاملے پر عدالت نے 23 مئی کو اپیل پر فیصلہ محفوظ رکھ لیا تھا اور بدھ کے روز فیصلہ سنایا جانا تھا۔ بشریٰ اور ان کے شوہر و پاکستان تحریک انصاف (پی ٹی آئی) کے بانی عمران خان کے ذریعہ اس معاملے میں قصوروار قرار دیے جانے کے خلاف داخل اپیلوں کی سماعت کے دوران اسلام آباد ضلع و سیشن جج شاہ رخ ارجمند فیصلہ سنائے بغیر اپنے کمرے میں چلے گئے۔ اس حادثہ کے بعد پی ٹی آئی کے وکیلوں نے عدالتی کمرے میں بوتلیں پھینکیں جس کو پیش نظر رکھتے ہوئے خاور مانیکا کے وکیلوں نے انھیں باہر نکالا۔ حالانکہ باہر نکالے جانے کے دوران پی ٹی آئی کے ایک وکیل نے عدالتی احاطہ میں مانیکا پر حملہ کر دیا جس سے وہ زمین پر گر گئے۔ واضح رہے کہ عمران خان اور بشریٰ بی بی نے 2018 میں شادی کی تھی۔ اسی سال عمران خان عام انتخاب میں کامیابی حاصل کر وزیر اعظم بنے تھے۔ اس وقت بشریٰ ظاہری طور پر ان کی روحانی راہنما تھیں، لیکن ملاقاتوں کے دوران دونوں کے درمیان ایک دوسرے کے تئیں انسیت پیدا ہوئی۔ انھوں نے اپنی 28 سالہ پرانی ازدواجی زندگی ختم کر شوہر سے طلاق لے لیا۔ خاور مانیکا سے بشریٰ بی بی کے پانچ بچے ہیں اور اب بشریٰ عمران خان کی تیسری شریک حیات ہیں۔

ضابطہ اخلاق کی خلاف ورزی
محبوبہ مفتی کے خلاف مقدمہ درج

سری نگر: جموں و کشمیر پولیس نے پی ڈی پی صدر اور سابق چیف منسٹر محبوبہ مفتی کے خلاف اننت ناگ۔ راجوری لوک سبھا نشست پر پولنگ کے دن انتخابی ضابطہ اخلاق کی مبینہ خلاف ورزی کے الزام میں مقدمہ درج کیا ہے۔ بتادیں کہ محبوبہ مفتی نے جو اننت ناگ۔ راجوری لوک سبھا نشست کی امیدوار ہیں 25 مئی کو جب اس نشست کے لئے پولنگ ہو رہی تھی' اننت ناگ میں پارٹی ورکروں کی مبینہ گرفتاری کے خلاف احتجاجی دھرنا دیا تھا۔ دریں اثنا پی ڈی پی صدر نے ان کے خلاف درج ایف آئی آر کو 'حکومت کے سامنے سچ بولنے کی قیمت ادا کرنے' سے تعبیر کیا ہے۔ انہوں نے چہار شنبہ کے دن ایکس پر اپنے ایک طویل پوسٹ میں کہا کہ بظاہر انتخابی ضابطہ اخلاق کی خلاف ورزی پر میرے خلاف درج ایف آئی آر دیکھ کر ہنسی آئی۔ انہوں نے کہا کہ یہ پی ڈی پی نے حکومت کے سامنے سچ بولنے کی قیمت ادا کی ہے۔ ان کا پوسٹ میں کہنا تھا کہ ہمارا احتجاج حکومت ہند کے خلاف تھا جس نے مقامی انتظامیہ کے ساتھ مل کر پی ڈی پی کے سینکڑوں پولنگ ایجنٹوں اور ورکروں کو ووٹنگ سے گھنٹوں پہلے ہی حراست میں لیا تھا' محبوبہ مفتی نے کہا: 'اس پر ہی اکتفا نہیں کیا گیا بلکہ اس انتظامیہ نے ووٹروں کو ڈرانے اور ان کو ووٹ ڈالنے سے باز رکھنے کے لئے روایتی طور پر پی ڈی پی کے گڑھ مانے جانے والے علاقوں میں محاصرہ اور تلاشی کارروائیاں انجام دیں۔ ان کا پوسٹ میں مزید کہنا ہے کہ 'الٹا چور کوتوال کو ڈانٹے۔ یہ ایف آئی آر سری گفوارہ بجبہاڑہ کے اسسٹنٹ ریٹرنگ آفیسر کی طرف سے محبوبہ مفتی کے انتخابی ضابطہ اخلاق کی خلاف ورزی کرنے کے خلاف دائر شکایت پر درج کیا گیا ہے۔

Alhaj Md. Javeed 8888 96 1111
Md. Younus 8888 95 1111
Md. Tajammul 8888 94 1111
Md. Awes 8888 93 1111
MUSKAN JEWELLERS
مُسکان جیولرس
سونے کے زیورات کا وسیع اور عمدہ شوروم
صرافہ بازار، چوک، ناندیڑ۔

First Time in Our Nanded City With Unique Ideas
Contact : 8390082951, 9890364155
ZAIN PUBLIC SCHOOL NANDED
"Where Every Child's Imagination Takes Flight!"
No Donation
HURRY UP
Limited Seats For 2024-25
Zain
PUBLIC SCHOOL NANDED
English Medium
ADMISSIONS OPEN
FOR GRADES
LKG UKG 1st
Features
Qualified & Trained Staff
Best Infrastructure
Play-Based Learning
Holistic Development
Visiting Time : 9am to 1pm
Address : Opp. Lutfullah Complex, Navghat Road, Vasarni Nanded.

روزنامہ ورق تازہ

2

حالاتِ حاضرہ

दैनिक वरक-ए-ताजा

30.May. 2024

قسطنطنیہ کی فتح، جسے یورپ آج تک نہیں بھولا

29 مئی 1453: رات کا ڈیڑھ بجا ہے۔ دنیا کے ایک قدیم اور عظیم شہر کی فصیلوں اور گنبدوں پر سے 19 ویں قمری تاریخ کا زرد چاند تیزی سے مغرب کی طرف دوڑا جا رہا ہے جیسے اسے کسی شدید خطرے کا اندیشہ ہے۔ اس زوال آمادہ چاند کی ملگجی روشنی میں دیکھنے والے دیکھ سکتے ہیں کہ شہر کی فصیلوں کے باہر فوجوں کے پرے منظم مستقل مزاجی سے اکٹھے ہو رہے ہیں۔ ان کے دل میں احساس ہے کہ وہ تاریخ کے فیصلہ کن موڑ پر کھڑے ہیں۔ یہ شہر قسطنطنیہ (موجودہ نام: استنبول) ہے اور فصیلوں کے باہر عثمانی فوج آخری ہلہ بولنے کی تیاری کر رہی ہے۔ عثمانی توپوں کو شہر پناہ پر گولے برساتے ہوئے 47 دن گزر چکے ہیں۔ کمانڈروں نے خاص طور پر تین مقامات پر گولہ باری مرکوز رکھ کر فصیل کو زبردست نقصان پہنچایا ہے۔ 21 سالہ عثمانی سلطان محمد ثانی غیر متوقع طور پر اپنی فوج کے اگلے مورچوں پر پہنچ گئے ہیں۔ انھوں نے فیصلہ کر لیا ہے کہ حتمی یلغار فصیل کے میسو ٹیکیون کہلانے والے وسطی حصے سے کی جائے گی جس میں کم از کم نو شگاف پڑ چکے ہیں اور خندق کا بڑا حصہ پاٹ دیا گیا ہے۔ سر پر بھاری پگڑ باندھے اور طلائی خلعت میں ملبوس سلطان نے اپنے سپاہیوں کو ترکی زبان میں مخاطب کیا: میرے دوستوں اور بچو، آگے بڑھو، اپنے آپ کو ثابت کرنے کا لمحہ آ گیا ہے! اس کے ساتھ ہی نقاروں، قرنوں، طبلوں اور بگلوں کے شور نے رات کی خاموشی کو تار تار کر دیا، لیکن اس کان پھاڑتے شور میں بھی عثمانی دستوں کے فلک شگاف نعرے صاف سنائی دیے جا سکتے تھے جنھوں نے فصیل کے کمزور حصوں پر ہلہ بول دیا۔ ایک طرف خشکی سے اور دوسری طرف سے سمندر میں بحری جہازوں پر نصب توپوں کے دہانوں نے آگ برسانا شروع کر دی۔ بازنطینی سپاہی اس حملے کے لیے فصیلوں پر تیار کھڑے تھے۔ لیکن پچھلے ڈیڑھ ماہ کے محاصرے نے ان کے حوصلے پست اور اعصاب شکستہ کر دیے تھے۔ بہت شہری بھی مدد کے لیے فصیلوں پر آ پہنچے اور پتھر اٹھا اٹھا کر کے نیچے اکٹھا ہونے والے حملہ آوروں پر پھینکنا شروع کر دیے۔ دوسرے اپنے اپنے قریبی چرچ کی طرف دوڑے اور گڑگڑا گڑگڑا کر مناجاتیں شروع کر دیں۔ پادریوں نے شہر کے متعدد چرچوں کی گھنٹیاں پوری طاقت سے بجانا شروع کر دیں جن کی ٹناٹن نے ان لوگوں کو بھی جگا دیا جو ابھی تک سو رہے تھے۔ ہر فرقے سے تعلق رکھنے والے عیسائی اپنے صدیوں پرانے اختلاف بھلا کر ایک ہو گئے اور ان کی بڑی تعداد شہر کے سب سے بڑے اور مقدس کلیسا ہاجیہ صوفیہ میں اکٹھی ہو گئی۔ دفاعی فوج نے جانفشانی سے عثمانیوں کی یلغار روکنے کی کوشش کی۔ لیکن اطالوی طبیب نکولو باربیرو جو اس دن شہر میں موجود تھے، لکھتے ہیں کہ سفید پگڑیاں باندھے ہوئے حملہ آور جانثاری دستے 'بے جگر شیروں کی طرح حملہ کرتے تھے اور ان کے نعرے اور طبلوں کی آوازیں ایسی تھیں جیسے ان کا تعلق اس دنیا سے نہ ہو۔ روشنی پھیلنے تک ترک سپاہی فصیل کے اوپر پہنچ گئے۔ اس دوران اکثر دفاعی فوجی مارے جا چکے تھے اور ان کا سپہ سالار جیووانی جسٹینیانی شدید زخمی ہو کر میدانِ جنگ سے باہر ہو چکا تھا۔ جب مشرق سے سورج کی پہلی کرن نمودار ہوئی تو اس نے دیکھا کہ ایک ترک سپاہی کرکو پورتا دروازے کے اوپر نصب بازنطینی پرچم اتار کر اس کی جگہ عثمانی جھنڈا الہرا رہا ہے۔ سلطان محمد سفید گھوڑے پر اپنے وزرا اور عمائد کے ہمراہ ہاجیہ صوفیہ پہنچے۔ صدر دروازے کے قریب پہنچ کر وہ گھوڑے سے اترے اور گلی سے ایک مٹھی خاک لے کر اپنی پگڑی پر ڈال دی۔ ان کے ساتھیوں کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے۔ مسلمان سات سو سال کی جدوجہد کے بعد بالآخر قسطنطنیہ کو فتح کرنے میں کامیاب ہوئے تھے۔ قسطنطنیہ کی فتح محض ایک شہر پر ایک بادشاہ کے اقتدار کا خاتمہ اور دوسرے کے اقتدار کا آغاز نہیں تھا۔ اس واقعے کے ساتھ ہی دنیا کی تاریخ کا ایک باب ختم ہوا اور دوسرے کی ابتدا ہوئی تھی۔ ایک طرف 27 قبلِ مسیح میں قائم ہونے والی رومن امپائر 1480 برس تک کسی نہ کسی شکل میں برقرار رہنے کے بعد اپنے انجام کو پہنچی، تو دوسری جانب عثمانی سلطنت نے اپنا نقطۂ عروج چھو لیا اور وہ اگلی چار صدیوں تک تین براعظموں، ایشیا، یورپ اور افریقہ کے حصوں پر بڑی شان سے حکومت کرتی رہی۔ 1453 ہی وہ سال ہے جسے قرونِ وسطیٰ (مڈل ایجز) کا اختتام اور جدید دور کا آغاز بھی سمجھا جاتا ہے۔ یہی نہیں بلکہ فتح قسطنطنیہ کو فوجی تاریخ کا سنگِ میل بھی قرار دیا جاتا ہے کیوں کہ اس کے بعد ثابت ہو گیا کہ اب بارود کے استعمال اور بڑی توپوں کی گولہ باری کے بعد فصیلیں کسی شہر کے تحفظ کے لیے ناکافی ہیں۔ شہر پر ترکوں کے قبضے کے بعد یہاں سے ہزاروں کی تعداد میں یونانی بولنے والے شہری بھاگ کر یورپ اور خاص طور پر اٹلی کے مختلف شہروں میں جا بسے۔ اس وقت یورپ تاریک دور سے گزر رہا تھا اور قدیم یونانی تہذیب سے کٹا ہوا تھا۔ لیکن اس تمام عرصے میں قسطنطنیہ میں یونانی زبان اور ثقافت بڑی حد تک برقرار رہی تھی۔ یہاں پہنچنے والے مہاجروں کے پاس ہیرے جواہرات سے بیش قیمت خزانہ تھا۔ ارسطو، افلاطون، بطلیموس، جالینوس اور دوسرے حکما و علما کے اصل یونانی زبان کے نسخے۔ ان سب نے یورپ میں قدیم یونانی علوم کے احیا میں زبردست کردار ادا کیا اور مورخین کے مطابق انھی کی وجہ سے یورپ میں نشاۃ الثانیہ کا آغاز ہوا جس نے آنے والی صدیوں میں یورپ کو باقی دنیا سے سبقت لینے میں مدد دی جو آج بھی برقرار ہے۔ تاہم نوجوان سلطان محمد کو، جسے آج دنیا سلطان محمد فاتح کے نام سے جانتی ہے، 29 مئی کی صبح جو شہر نظر آیا یہ وہ شہر نہیں تھا جس کی شان و شوکت کے افسانے اس نے بچپن سے سن رکھے تھے۔ طویل انحطاط کے بعد بازنطینی سلطنت آخری سانسیں لے رہی تھی اور قسطنطنیہ، جو صدیوں تک دنیا کا سب سے بڑا اور سب سے مالدار شہر رہا تھا، اب اس کی آبادی سکڑ کر چند ہزار رہ گئی تھی اور شہر کے کئی حصے ویرانی کے سبب ایک دوسرے سے کٹ ہو کر الگ الگ دیہات میں تبدیل ہو گئے تھے۔ کہا جاتا ہے کہ نوجوان سلطان نے شہر کی حالتِ زار دیکھ کر شیخ سعدی سے منسوب یہ شعر پڑھا: بوم نوبت میزند بر طارم افراسیاب ۔۔۔ پرده داری میکند در قصر قیصر عنکبوت (اُلو افراسیاب کے میناروں پر نوبت بجائے جاتا ہے ۔۔۔ قیصر کے محل پر مکڑی نے جالے بن لیے ہیں) قسطنطنیہ کا قدیم نام بازنطین تھا۔ لیکن جب 330 عیسوی میں رومن شہنشاہ کونسٹینٹائن اول نے اپنا دار الحکومت روم سے یہاں منتقل کیا تو شہر کا نام بدل کرا کر اپنے نام کی مناسبت سے کونسٹینٹینو پل کر دیا، (جو عربوں کے ہاں پہنچ قسطنطنیہ بن گیا)۔ مغرب میں رومن امپائر کے خاتمے کے بعد یہ سلطنت قسطنطنیہ میں برقرار رہی اور چوتھی تا 13 ویں صدی تک اس شہر نے ترقی کی وہ منازل طے کیں کہ اس دوران دنیا کا کوئی اور شہر اس کی برابری کا دعویٰ نہیں کر سکتا تھا۔ یہی وجہ ہے کہ مسلمان شروع ہی سے اس شہر کو فتح کرنے کے خواب دیکھتے آئے تھے۔ چنانچہ اس مقصد کے حصول کی خاطر چند ابتدائی کوششوں کی ناکامی کے بعد 674 میں ایک زبردست بحری بیڑا تیار کر کے قسطنطنیہ کی سمت روانہ کیا۔ اس بیڑے نے شہر کے باہر ڈیرے ڈال دیے اور اگلے چار سال تک متواتر فصیلیں عبور کرنے کی کوششیں کرتا رہا۔ آخر 678 میں بازنطینی بحری جہاز شہر سے باہر نکلے اور انھوں نے حملہ آور عربوں پر حملہ کر دیا۔ اس بار ان کے پاس ایک زبردست ہتھیار تھا، جسے 'آتشِ یونانی' یا گریک فائر کہا جاتا ہے۔ اس کا ٹھیک ٹھیک فارمولا آج تک معلوم نہیں ہو سکا، تاہم یہ ایک ایسا آتش گیر مادہ تھا جسے تیروں کی مدد سے پھینکا جاتا تھا اور یہ کشتیوں اور جہازوں سے چپک جاتا تھا۔ مزید یہ کہ پانی ڈالنے سے اس کی آگ مزید بھڑک جاتی تھی۔ عرب اس آفت کے مقابلے کے لیے تیار نہیں تھے۔ چنانچہ دیکھتے ہی دیکھتے تمام بحری بیڑا آتش زار کا منظر پیش کرنے لگا۔ سپاہیوں نے پانی میں کود کر جان بچانے کی کوشش کی لیکن یہاں بھی پناہ نہیں ملی کیوں کہ آتشِ یونانی پانی کی سطح پر گر کر بھی جلتی رہتی تھی اور ایسا لگتا تھا جیسے پورے بحرِ مرمرہ نے آگ پکڑ لی ہے۔ عربوں کے پاس پسپائی کے علاوہ کوئی چارہ نہ رہا۔ واپسی میں ایک ہولناک سمندری طوفان نے رہی سہی کسر پوری کر دی اور سینکڑوں کشتیوں میں سے ایک آدھ ہی بچ کر لوٹنے میں کامیاب ہو سکی۔ اسی محاصرے کے دوران مشہور صحابی ابو ایوب انصاری نے بھی اپنی جان جان آفریں کے سپرد کر دی۔ ان کا مقبرہ آج بھی شہر کی فصیل کے باہر ہے۔ سلطان محمد فاتح نے یہاں ایک مسجد بنا دی تھی جسے ترک مقدس مقام مانتے ہیں۔ اس کے بعد 717 میں بنو امیہ کے امیر سلیمان بن عبدالملک نے زیادہ بہتر تیاری کے ساتھ ایک بار پھر قسطنطنیہ کا محاصرہ کیا، لیکن اس کا بھی انجام اچھا نہیں ہوا، اور دو ہزار کے قریب جنگی کشتیوں میں سے صرف پانچ بچ کر واپس آنے میں کامیاب ہو سکیں۔ شاید یہی وجہ تھی کہ اس کے بعد چھ صدیوں تک مسلمانوں نے دوبارہ قسطنطنیہ کا رخ نہیں کیا، حتیٰ کہ سلطان محمد فاتح نے بالآخر شہر پر اپنا جھنڈا الہرا کر سارے پرانے بدلے چکا دیے۔ شہر پر قبضہ جمانے کے بعد سلطان نے اپنا دار الحکومت ادرنہ سے قسطنطنیہ منتقل کر دیا اور خود اپنے لیے قیصرِ روم کا لقب منتخب کیا۔ آنے والے عشروں میں اس شہر نے وہ عروج دیکھا جس نے ایک بار پھر ماضی کی عظمت کی یادیں تازہ کر دیں۔ سلطان نے اپنی سلطنت میں حکم نامہ بھیجا: جو کوئی چاہے، وہ آ جائے، اسے شہر میں گھر اور باغ ملیں گے۔ صرف یہی نہیں، اس نے یورپ سے بھی لوگوں کو قسطنطنیہ آنے کی دعوت دی تا کہ شہر پھر سے آباد ہو جائے۔ اس کے علاوہ اس نے شہر کے تباہ شدہ بنیادی ڈھانچے کی از سرِ نو تعمیر کی، پرانی نہروں کی مرمت کی اور نکاسی کا نظام قائم کیا۔ اس نے بڑے پیمانے پر نئی تعمیرات کا سلسلہ بھی شروع کیا جس کی سب سے بڑی مثال توپ کاپی محل اور گرینڈ بازار ہے۔ جلد ہی طرح طرح کے دست کار، کاریگر، تاجر، خطاط، مصور، سنار، اور دوسرے ہنرمند شہر کا رخ کرنے لگے۔ سلطان فاتح نے ہاجیہ صوفیہ کو چرچ سے مسجد بنا دیا، لیکن انھوں نے شہر کے دوسرے بڑے گرجا 'کلیسائے حواریان' کو یونانی آرتھوڈاکس فرقے کے پاس ہی رہنے دیا اور یہ فرقہ ایک ادارے کی صورت میں آج بھی قائم و دائم ہے۔ سلطان فاتح کے بیٹے سلیم کے دور میں عثمانی سلطنت نے خلافت کا درجہ اختیار کر لیا اور قسطنطنیہ اس کا دار الخلافہ، اور تمام سنی مسلمانوں کا مرکزی شہر قرار پایا۔ سلطان فاتح کے پوتے سلیمان عالیشان کے دور میں قسطنطنیہ نے نئی بلندیوں کو چھو لیا۔ یہ وہی سلیمان ہیں جنھیں مشہور ترکی ڈرامے میرا سلطان میں دکھایا گیا ہے۔ سلیمان عالیشان کی ملکہ خرم سلطان نے مشہور معمار سنان کی خدمات حاصل کیں جس نے ملکہ کے لیے ایک عظیم الشان محل تعمیر کیا۔ سنان کی دوسری مشہور تعمیرات میں سلیمانیہ مسجد، خرم سلطان حمام، خسرو پاشا مسجد، شہزادہ مسجد اور دوسری عمارتیں شامل ہیں۔ یورپ پر سقوطِ قسطنطنیہ کا بڑا گہرا اثر ہوا اور وہاں اس سلسلے میں کتابیں اور نظمیں لکھی گئیں اور متعدد پینٹنگز بنائی گئیں اور یہ واقعہ ان کے اجتماعی شعور کا حصہ بن گیا۔ یہی وجہ ہے کہ یورپ کبھی اسے بھول نہیں سکا۔ نیٹو کا اہم حصہ ہونے کے باوجود یورپی یونین ترکی کو قبول کرنے لیت و لعل سے کام لیتی ہے جس کی وجوہات صدیوں پرانی ہیں۔ یونان میں آج بھی جمعرات کو منحوس دن سمجھا جاتا ہے۔ 29 مئی 1453 کو جمعرات ہی کا دن تھا۔

واہ کیا ندرت ہے، کیا عجیب کلام ہے

اردو کے سارے حروف تہجی

میرا لفظ لفظ تراش کر
مجھے حرف حرف تلاش کر
میں الف ہوا تو الم ہوا
ہوا ب تو باعث غم ہوا
جہاں پ نے پاؤں جکڑ لیئے
وہیں ت نے تلوے پکڑ لیئے
کہیں ٹ جو مجھ کو ٹکر گیا
وہیں ث نے مجھ کو ثمر دیا
کبھی ج مجھ کو جلا گیا
کبھی چ نے چکر چلا دیا
مگر ح نے حال بدل دیا
اور خ نے خال بدل دیا
تبھی د سے دل لگا لیا
اور ڈ سے ڈنکا بجا دیا
پھر ذ سے ذات کو پا لیا
اور ر سے رستہ بنا لیا
اک ڑ سے بات بگڑ گئی
تب ز سے زینت سنور گئی
اور ژ سے ژاژ کا دم گیا
وہیں س سے میں سنبھل گیا
کسی ش نے مجھے دی شعاع
تو ص نے مجھے دی صبا
اور ض نے دیا ضابطہ
سرِ شام ط کے طنز سے
سرِ بزم ظ کے ظرف نے
میرے ع کو دیا عزمِ نو
میرے غ کو کیا غرضِ گو
یہیں ف سے مل گیا فاصلہ
یہیں ق سے ملا قافلہ
یہیں ک نے کہا کچھ نہیں
یہیں گ نے گنا کچھ نہیں
ملا ل تو اس نے لڑا دیا
میرے م نے مجھے آ کہا
تیرا ن تجھ سے نراش ہے
تیرا و وقت کی آس ہے
کہا ہ نے ہاتھ کو تھام بس
کہا ء نے میں ہوں ءام مس
میری ی نے آ کے یقیں دیا
بڑی ے یہاں کی ہے سربراہ
ابھی وقت ہے تو تلاش کر
مجھے لفظ لفظ تراش کر

پاکستانی عیسائیوں کو نئی حکومت کے باوجود مسلسل تشدد کا سامنا

اسلام آباد۔ 29 مئی۔ ایم این این۔ پاکستان میں حالیہ جمہوری تبدیلی کے باوجود، مذہبی اقلیتیں، خاص طور پر عیسائیوں کو مسلسل ظلم و ستم اور تشدد کا سامنا ہے۔ تازہ ترین واقعے میں، سرگودھا میں دو مسیحی خاندانوں پر ہجوم نے بے حرمتی کے الزامات پر حملہ کیا، جس سے ملک میں بنیاد پرست سماجی تانے بانے اور بے حس انتظامیہ کو نمایاں کیا گیا۔ اس حملے کے نتیجے میں املاک کو کافی نقصان پہنچا، سوشل میڈیا پر گردش کرنے والی ویڈیوز میں ایک خونخوار آدمی اور فرنیچر کی توڑ پھوڑ کی گئی ہے۔ جب کہ پولیس نے ابتدائی طور پر دعویٰ کیا تھا کہ ویڈیوز جعلی ہیں، خاندان کے افراد نے حملہ اور اس کے بعد 15 افراد کی گرفتاری کی تصدیق کی۔

باری سر: ہمہ جہت شخصیت کے مالک

ڈاکٹر رفیع الدین ناصر

(قومی اعزاز یافتہ معلم)

صدر شعبہ نباتیات، مولانا آزاد کالج،

ڈاکٹر رفیق زکریا کیمپس،

روضہ باغ اورنگ آباد (مہاراشٹر)

موبائل: 9422211634

باری سر

بنی نوع انسان نے جب سے زمین پر قدم رکھا تب سے آج تک انسان نے اپنی پوری آب و تاب کے ساتھ اس کائنات کو حسین بنانے میں حتی الامکان کوششیں کی اور اس کی کامیابی کے بعد ہر ایک اپنی منزل کی طرف رواں دواں ہو گئے۔ یہ سلسلہ آج بھی جاری ہے۔ جو تجربہ کار ہوتا ہے اسے اپنی صلاحیتوں سے معاشرہ اور اپنے ادارہ کو مستفیض کر کے حسن خدمت پر سبکدوش ہونا ہوتا ہے۔ دور حاضر میں حسن خدمت پر سبکدوشی اپنے آپ میں ایک بڑا اعزاز مانا جا رہا ہے۔ آج جبکہ ہر خاص و عام کے چہیتے پروفیسر عبدالباری عبدالرحیم، ڈاکٹر رفیق زکریا کے قائم کردہ عظیم الشان ادارہ مولانا آزاد کالج، ڈاکٹر رفیق زکریا کیمپس، روضہ باغ اورنگ آباد کے وائس پرنسپل اور فزیکل ایجوکیشن واسپورٹس کے ڈائریکٹر کی حیثیت سے ۳۵ سالوں سے زیادہ اپنی خدمات انجام دے کر بہت احترام کے ساتھ اپنے پیشہ سے سبکدوش ہو رہے ہیں تو اس وقت وہ تمام باتیں اور یادیں تازہ ہو رہی ہیں جن کی رنگینیوں میں وقت اتنی تیزی سے گذرا کہ پتہ ہی نہیں چلا۔ باری سر کا بچپن بیڑ میں گذرا جہاں پر انھوں نے اسکول اور کالج کی تعلیم پائی۔ باقی کی اعلیٰ ڈگریاں انھوں نے اورنگ آباد میں رہ کر یونیورسٹی سے حاصل کیں۔ اُن کے والد عبدالرحیم صاحب ایک نہایت ہی شریف، زندہ دل پولس آفیسر ہونے کے ساتھ ساتھ بہترین سوشل ورکر اور اپنے دائرۂ اختیار کے ماہر منتظم اعلیٰ تھے۔ اپنی سروس کے دوران انھوں نے بیڑ، مومن آباد، عثمان آباد، ریناپور، اورنگ آباد، دیگلور، امراوتی وغیرہ جگہوں پر بہترین خدمات انجام دیں۔ محکمہ پولس میں ہونے کے باوجود اُن کی یہ خاصیت تھی کہ وہ ہر خاندانی لڑائی جھگڑے اور رنجشوں کو آپسی مصالحت سے حل کر لیتے تھے۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ کئی معاملے کورٹ کچہری میں جانے سے بچ گئے۔ اس کی بنیاد پر حکومت ہند نے صدر جمہوریہ کے اعلیٰ اعزاز سے سرفراز کیا۔ یہ اعزاز علاقہ کے چند ہی آفیسر کو ملا۔ عبدالرحیم صاحب کی یہ اعلیٰ کامیابی دراصل دعاؤں کا نتیجہ ہے اور یہ دعائیں آج اُن کی اولاد میں دیکھنے کو مل رہی ہیں۔ اس کا عملی نمونہ ہمارے باری سر ہیں۔ اورنگ آباد کالج فار ویمن، جوبلی پارک (موجودہ ڈاکٹر رفیق زکریا کالج فار ویمن) جب اپنی ابتدائی منزل پر تھا اُس وقت ڈاکٹر رفیق زکریا اور محترمہ فاطمہ رفیق زکریا کی نظر انتخاب باری سر پر پڑی اسکے بعد انھوں نے باری سر کا انتخاب بہ حیثیت صدر شعبہ اسپورٹس کیا، تب سے باری سر کے مراسم ڈاکٹر رفیق زکریا اور محترمہ فاطمہ رفیق زکریا کے ساتھ انتہائی قریبی اور مستحکم ہو گئے جو آخر تک برقرار رہے۔ اس انتخاب کے بعد پرنسپل محمد شفیع کی رہنمائی میں باری سر کا تعاون ناقابل فراموش ہے۔ آرٹس فیکلٹی کے ایڈیشنل ڈویژن اور سائنس فیکلٹی کی گیارہویں جماعت کی ابتداء کے لئے ان کی بھاگ دوڑ اور جستجو کا ہی نتیجہ رہا کہ نہ صرف آرٹس فیکلٹی کو زائد ڈویژن ملے بلکہ سائنس فیکلٹی کی بہترین ابتداء ہوئی۔ بارہویں کی پہلی بیچ کی کئی بچیاں میڈیکل اور انجینئرنگ میں شریک ہوئیں اور یہ سلسلہ ابھی تک جاری ہے۔ اس کے بعد سائنس یو جی کی ابتداء میں جو مسائل پیش آئے اُس کو باری سر نے بہت آسانی سے حل کر دیا۔ ہم نے اپنی آنکھوں سے دیکھا کہ یہ یونیورسٹی کے جس سیکشن میں بھی کوئی درخواست لے کر جاتے وہاں کا آفیسر نہ صرف بہت خندہ پیشانی سے پیش آتا بلکہ چائے کی تواضع ہونے تک درخواست کا جواب بھی فوری مل جاتا۔ اس کے نتیجہ میں پرنسپل شفیع ہر کام باری سر سے ہی کراتے۔ حسن اخلاق، خوش کلامی، اپنائیت، خلوص و احترام کے ساتھ بے تکلفی پروفیسر عبدالباری کا وطیرہ رہا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ چاہے منسٹر ہوں، ایم ایل اے ہوں، ایم پی ہوں، وائس چانسلر ہوں، کلرک ہوں، ساتھی اساتذہ ہوں، خادم ہوں یا طلباء ہر کوئی باری سر کو اپنا سمجھتا ہے اور ہر کوئی انتہائی بے تکلفی سے پیش آ کر اپنی باتیں ان کو بتاتا، جس کو یہ بہت متوازی پیرائے میں حل کرتے۔ سب کچھ حاصل ہونے کے بعد بھی ادارہ کے لئے اپنے آپ کو وقف کرنا یہ بہت بڑی بات ہے۔ صاحبزادے کے عقد کے پانچ منٹ قبل تک آفس کے کاغذات پر دستخط کر کے اپنی ذمہ داری پوری کرنا معمولی بات نہیں ہے۔ فزیکل ایجوکیشن جیسے مضمون ہوتے ہوئے ہر ایک طالب علم تک رسائی حاصل کر کے اُس کے مسائل حل کرنا بہت اعلیٰ ظرفی کی مثال ہے جو باری سر میں بدرجہ اتم دیکھنے کو ملتی ہے۔ سائنس فیکلٹی کے گرانٹ کے لئے کوشش کر کے اُسے کامیابی سے ہمکنار کرنا ایک بہت بڑا کارنامہ ہے جس کو مورخ سنہرے حرفوں میں ضرور تحریر کرے گا۔ عفو و درگذر تو گویا باری سر کی گھٹی میں بسا ہوا ہے۔ ایک سال کالج فار ویمن کو پروفیشنل کورس کا امتحانی مرکز دیا گیا۔ اس سینٹر کے انعقاد کی ذمہ داری باری سر کو دی گئی۔ سینٹر شروع ہونے سے پہلے ہی طلباء نے سینٹر مخالف تحریک چلائی اور یونیورسٹی تک مورچہ نکالا لیکن کامیاب نہیں ہوئے اور انھیں لامحالہ اورنگ آباد کالج فار ویمن میں ہی امتحان دینا پڑا۔ باری سر نے طلباء کی ان ساری گستاخیوں کو نظر انداز کیا، انھیں تمام مراعات فراہم کیں۔ طلباء کی اس دوران ہونے والی لغزشوں کو نظر انداز کیا اور خوش اسلوبی سے امتحانات ختم ہوئے۔ اس کے بعد سارے طلباء معافی کے ساتھ باری سر کے قدموں پر گر پڑے، جن کو باری سر نے گلے لگا کر بہت ساری دعاؤں کے ساتھ روانہ کیا۔ آج یہ طلباء بڑی پوسٹوں پر ہے اور ہر وقت باری سر کے احسان کا ذکر کرتے رہتے ہیں۔ اس طرح کا تدریس کا اعلیٰ مقام شاید ہی ہمیں دیکھنے کو ملے۔ پڑھنے والا باری سر کے حسن اخلاق سے متاثر ہو کر ان کی اعلیٰ ظرفی کی تعریف کرتا ہے۔ اورنگ آباد ڈویژن کے فزیکل ایجوکیشن اور اسپورٹس کے ڈائریکٹر نے باری سر کے بارے میں لکھا کہ "آپ نے اپنی سروس کے دوران صرف ٹیچر کا ہی کردار نہیں نبھایا بلکہ ایک رہنما، ایک مشیر اور ایک دوست کی حیثیت سے طلباء کے قریب رہے۔ آپ کی ہمدردی، تعاون اور خدمت کی وجہ سے طلباء ہمیشہ آپ کو اپنا سمجھتے رہے۔" شاید باری سر کی ان ہی صلاحیتوں کو مدنظر رکھ کر ادارہ نے آپ کو وائس پرنسپل کے عہدہ پر مامور کیا جس کو آپ نے بہت خوش اسلوبی سے انجام دیا۔ باری سر کا تعاون صرف مولانا آزاد کالج تک ہی محدود نہیں ہے بلکہ شہر کے اور دیگر علاقوں، کالجوں و اسکولوں کے لئے بھی ان کا تعاون نہ بھولنے والا ہے۔ چنانچہ ایک دفعہ کی بات ہے جب دوست کے ایک ادارہ کو اعلیٰ ٹیم جانچ کے لئے آنے والی تھی۔ اُس وقت باری سر بہت انکساری سے یہ کام انجام دے رہے تھے باوجود اس کے کہ وہ احباب کی محفل اُس وقت بھی بلکہ آج بھی سب سے اعلیٰ مقام اور سب سے زیادہ تنخواہ حاصل کرنے والے شخص تھے۔ جب مہمانوں کو چائے کی ضرورت محسوس ہوئی تو باری سر نے اپنے ہاتھوں سے بہ نفس نفیس چائے پیش کی۔ اس کی وجہ سے باری سر کا احترام اور بڑھ گیا۔ جب والد محترم اپنی جائیداد بچوں میں تقسیم کر رہے تھے تو باری صاحب نے صاف الفاظ میں کہہ دیا کہ میرا حصہ بھی میرے بہن بھائیوں میں تقسیم کیا جائے، میں اپنی جائیداد خود بنا لوں گا۔ دور حاضر میں یہ بہت فراخ دلی کا کام ہے۔ اس کی وجہ سے اُن کے والد بہت خوش ہوئے۔ وہ تمام بہن بھائیوں کے چہیتے بن گئے اور اس کے بدلے اللہ تعالیٰ نے انھیں بہت کچھ نوازا۔ باری سر کی ہمہ جہت شخصیت کا ایک اہم پہلو زندہ دلی ہے۔ جب بھی کالج میں کوئی شخص بور ہو جاتا یا تھک جاتا تو ان کے چیمبر میں آ کر چند منٹ بیٹھنے کے بعد کچھ ایسے قہقہے لگاتا کہ وہ فوری فریش ہو جاتا۔ اس کا فائدہ ہم نے کئی مرتبہ اٹھایا۔ دوسروں کو ہنسانا اور خوش کرنا بہت بڑی نیکی ہے اور الحمدللہ باری سر کا یہ سلسلہ ابھی بھی جاری ہے۔ اس کو جاری رکھنے میں ان کی شریک حیات صفیہ ناز صاحبہ کا بہت اہم رول ہے۔ صفیہ بھابھی کے حق میں بہت ساری دعائیں اس لئے ہیں کہ انھوں نے باری سر کو اپنی پوری آب و تاب کے ساتھ باری سر بنائے رکھا۔ اس میں ان کے صاحبزادے عبدالہادی، عبدالحی اور بیٹی نبیلہ آفرین کی شمولیت نے اس خوش آئند ماحول میں چار چاند لگائے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ان تمام کو خوشحال، تندرست رکھے۔ (آمین) باری سر پیشہ سے سبکدوش ہو رہے ہیں اس کا مطلب یہ نہیں کہ اپنی کارکردگی سے مستثنیٰ ہو رہے ہیں بلکہ باری سر کی صلاحیتیں، تجربہ اور خدمات سماج اور ملک کے لئے یقیناً فائدہ مند ہیں جس کا ہم نے فائدہ اٹھانا چاہئے۔ آخر میں ان کی صحت، تندرستی، خوشی کے ساتھ طویل عمری کے لئے دعا گو ہوں۔ آمین

شیخ مجیب کے چھ نکات: 'انڈین سازش' کہلائے جانے والے چھ نکات جنھیں نظر انداز کرنے سے 'معاملات ہاتھ سے نکل گئے'

'السلام علیکم، ریسپیکٹیڈ لیڈرز!' شیخ مجیب الرحمٰن نے بھاری آواز میں مخاطب کیا تو حاضرین مجلس چوکنا ہو گئے۔ شیخ صاحب نے دائیں بائیں نگاہ گھما کر جلیل القدر سامعین کو دیکھا اور فائل کھولتے ہوئے کہا: 'میری عرض داشت کا مقصد پاکستان کے دونوں حصوں کو ایک ہی سیاسی وحدت کے طور پر برقرار رکھنے کی سنجیدہ کوشش ہے۔' پہلے سے متوجہ کان مزید متوجہ ہو گئے۔ شیخ صاحب نے یہ کہا اور ایک مسودہ نیشنل کانفرنس کی مجلس موضوعات' (سبجیکٹ کمیٹی) کے سپرد کر دیا۔ مجلس نے دستاویز بصد شکریہ وصول کی اور مشکل میں پڑ گئی۔ یہ اس زمانے کی بات ہے جب معاہدہ تاشقند ہو چکا تھا اور اس معاہدے کے ردعمل میں ہونے والے احتجاجی مظاہروں پر تشدد کے نتیجے میں کئی جانوں کا نقصان بھی۔ اب حزب اختلاف اس فکر میں تھی کہ ملک کے دونوں (مشرقی اور مغربی پاکستان) صوبوں کی اپوزیشن پارٹیوں کو ایک پلیٹ فارم پر جمع کر کے کوئی ایسی حکمت عملی وضع کی جائے کہ معاہدہ تاشقند کے ذریعے (ان کے خیال میں) جیتی ہوئی جنگ کو مذاکرات کی میز پر ہار دینے والی حکومت کو گھٹنے ٹیکنے پر مجبور کیا جا سکے۔ اس مقصد کے لیے ایک غیر معمولی کانفرنس کا اہتمام کیا گیا جس میں ملک کے دونوں حصوں سے تعلق رکھنے والی حزب اختلاف کی بیشتر سیاسی جماعتوں کو مدعو کیا گیا۔ یہ سبجیکٹ کمیٹی اسی کانفرنس میں ایجنڈے کے تعین کے لیے بیٹھی تھی، لیکن شیخ مجیب کی جمع کی ہوئی ایک دستاویز سے وہاں ہنگامہ کھڑا ہو گیا۔ یہ سبجیکٹ کمیٹی معمولی لوگوں پر مشتمل نہ تھی۔ اس میں پاکستانی سیاست اور تاریخ کے چند ایسے ممتاز سیاست داں شامل تھے جن کا نام نصف صدی سے زائد عرصہ گزر جانے کے باوجود احترام سے لیا جاتا ہے۔ اس کمیٹی کے ارکان میں پاکستان کے سابق وزیر اعظم اور اس زمانے کی ایک بڑی سیاسی جماعت نظام اسلام پارٹی کے سربراہ چوہدری محمد علی، مشرقی اور مغربی پاکستان کی مقبول جماعت عوامی لیگ کے سربراہ نواب زادہ نصر اللہ خان، جماعت اسلامی کے امیر مولانا سید ابوالاعلیٰ مودودی، مشرقی پاکستان کے مولوی فرید احمد، سردار شوکت حیات، مولانا عبدالستار خان نیازی، یحییٰ بختیار، خواجہ محمد رفیق (خواجہ سعد رفیق کے والد) اور جنرل اعظم خان شامل تھے۔ ملک کے ان سینیئر سیاست دانوں اور اعلیٰ ترین دماغوں نے کانفرنس کے ایجنڈے میں شامل کرنے کے لیے شیخ مجیب الرحمٰن کی طرف سے پیش کی جانے والی دستاویز کا مطالعہ کیا اور متفقہ فیصلہ کیا انھیں ایجنڈے میں شامل نہیں کیا جا سکتا۔ سبجیکٹ کمیٹی کا کام کانفرنس کی قراردادوں اور مشترکہ اعلامیے کی تیاری تھی۔ ایک راستہ یہ ہو سکتا تھا کہ اس مسودے میں پیش کی گئی تجاویز کو ایجنڈے اور حتمی دستاویزات کا حصہ نہ بنایا جاتا، ان پر صرف غور کر لیا جائے لیکن سبجیکٹ کمیٹی نے مسودے کو غور کے لیے بھی پیش کرنے کی اجازت نہ دی۔ شیخ مجیب نے اپنی تجاویز کے سلسلے میں ایسے بے لچک اور غیر مفاہمانہ طرز عمل کو دیکھتے ہوئے کانفرنس کا بائیکاٹ کر دیا اور ڈھاکہ واپس جا کر ایک بیان میں کہا: 'اپوزیشن لیڈروں کے ایک ٹولے نے میری تجاویز کو پیش ہی نہیں ہونے دیا۔' اس ٹولے میں دوسروں کے علاوہ (ان کی اپنی جماعت کے مرکزی رہنما) نواب زادہ نصر اللہ خان بھی شامل تھے۔ شیخ مجیب نے مخالفت کرنے والے گروہ کو بھی بے نقاب کرنے کے علاوہ کئی چونکا دینے والی باتیں اور بھی کہیں۔ شیخ صاحب کا یہی بیان ہے جس سے پہلی بار معلوم ہوا کہ انھوں نے نیشنل کانفرنس کی سبجیکٹ کمیٹی میں جو دستاویز جمع کرائی تھی، وہ چھ نکات پر مشتمل تھیں اور بقول شیخ مجیب کے وہ نیشنل کانفرنس میں شرکت پر آمادہ ہی اس شرط پر ہوئے تھے کہ ان کی تجاویز پر غور کیا جائے گا لیکن ان کے ساتھ بدعہدی کی گئی۔ یہ تجاویز کیا تھیں اور حزب اختلاف کیوں ان پر غور کرنے پر آمادہ نہیں تھی، اور کانفرنس کے دوران ہی جب شیخ مجیب الرحمٰن اور مشرقی پاکستان سے تعلق رکھنے والے ان کے عوامی لیگ کے ساتھیوں نے کانفرنس کا بائیکاٹ کیا، تو ان تجاویز کی سن گن ہونے لگی اور بعض اخبارات نے دو روزہ کانفرنس کے اختتام کے چند روز کے بعد اس کے کچھ نکات شائع کیے جبکہ اخبار 'نوائے وقت' نے اپنے ایک اداریے میں اشارتاً ان کا ذکر ان الفاظ میں کیا تھا: 'ایک مکتبہ فکر کی طرف سے کچھ ایسے خیالات ظاہر کیے گئے جنھیں قومی اور ملی نکتہ نظر سے بجنسہٖ قبول کرنا ناممکن ہی نہیں بلکہ ناقابل تصور بھی ہے۔' اخبار نے مزید لکھا کہ ایسی تجاویز کے جو نتائج ہو سکتے ہیں، انھیں نظر انداز کر دینا کوتاہ اندیشی ہو گی۔ شیخ مجیب کی تجاویز کیا تھیں، ان کا بھرپور اندازہ ان تبصروں، حتیٰ کہ لاہور میں دیے گئے انٹرویو کے باوجود نہ ہو سکا۔ حیرت انگیز طور پر شیخ مجیب کا یہ انٹرویو بھی اُن کی تجاویز پر تنقید کرنے والے روزنامے 'نوائے وقت' ہی میں شائع ہوا۔ اپنے اس انٹرویو میں انھوں نے کہا تھا: 'علاقائی خود مختاری کی اہمیت اور افادیت کو حالیہ (ستمبر 1965 کی) جنگ نے واضح کر دیا ہے کیوں کہ اس دوران دونوں ملکوں کے درمیان رابطہ کٹ گیا تھا۔ ایسی صورت حال میں یہ ممکن نہیں رہتا کہ مرکز ایک صوبے پر کنٹرول کر سکے لیکن یہ مشرقی پاکستان کے عوام کی حب الوطنی ہے کہ اس دوران میں انھوں نے ملک کی وحدت پر کوئی آنچ نہ آنے دی۔ ہمیں قومی اتحاد اور سالمیت کو برقرار رکھنا ہے لیکن یہ مقصد صحیح جمہوری حکومت اور علاقائی خود مختاری سے ہی حاصل کیا جا سکتا ہے۔' شیخ مجیب کا کہنا تھا کہ صوبائی خود مختاری اس لیے بھی ضروری ہے تا کہ صوبوں کی اقتصادی ترقی میں یکسانیت پیدا ہو سکے۔ انھوں نے کہا کہ مشرقی پاکستان کی آبادی پانچ کروڑ ہے، اس لیے ملک کے دفاع میں بھی اس کا حصہ آبادی کے تناسب سے ہونا چاہیے، اس طرح ملک کا اتحاد مضبوط ہو گا، کمزور نہیں۔ ان خبروں اور تبصروں کے ذریعے شیخ صاحب کی تجاویز کا کسی قدر اندازہ تو ہو گیا لیکن ان کی حقیقی تصویر پہلی بار اس وقت سامنے آئی جب نوائے وقت نے 14 فروری 1966ء کو اپنے ایک نوٹ کے ساتھ ان کا ترجمہ ادارتی صفحے پر شائع کیا۔

شیخ مجیب کے پیش کردہ چھ نکات تھے کیا؟

شیخ صاحب نے اپنے ان نکات میں کہا تھا کہ 1965 میں انڈیا کے ساتھ سترہ روزہ جنگ کے نتیجے میں جو تجربہ حاصل ہوا ہے اس کی روشنی میں ملک کے آئینی ڈھانچے کی تشکیل پر نظر ثانی ضروری معلوم ہوتی ہے، اس لیے: آئین میں حقیقی معنوں میں قرارداد لاہور کی بنیاد پر پاکستان کے ایک وفاق کا اہتمام ہونا چاہیے۔ نظام حکومت پارلیمانی ہونا چاہیے، براہ راست طریقہ انتخاب اور عام بالغ دہی کی اساس پر منتخب قانون ساز اداروں کو پوری فوقیت حاصل ہونی چاہیے۔ وفاقی حکومت کا تعلق صرف دو امور یعنی دفاع اور امور خارجہ سے ہونا چاہیے۔ باقی سب امور وفاق کو تشکیل دینے والی ریاستوں کی تحویل میں ہونے چاہییں۔ نظام زر اور کرنسی کے بارے میں حسب ذیل دو صورتوں میں سے کوئی ایک صورت اختیار کی جا سکتی ہے۔ اول: دو علیحدہ اور پوری آزادی سے قابل مبادلہ نظام ہائے زر رائج کیے جائیں۔ دوئم: ملک بھر کے لیے ایک ہی نظام زر رکھا جائے، اس صورت میں آئین میں مؤثر اہتمام کیا جائے تا کہ مشرقی اور مغربی پاکستان سے سرمائے کے فرار کو روکا جا سکے۔ مشرقی پاکستان کے لیے علیحدہ بینکنگ ریزرو قائم کیا جائے اور علیحدہ مالیاتی پالیسی اختیار کی جائے۔ وفاق کی تشکیل کرنے والی ریاستوں کو ہی ٹیکس وصول کرنے اور محاصل حاصل کرنے کا تمام تر اختیار ہو گا، البتہ اسے اپنے اخراجات پورے کرنے کے لیے ریاستوں کے ٹیکسوں سے اسے حصہ ملے گا اور مجموعی وفاقی فنڈ کے قیام کے لیے ریاستوں کے تمام ٹیکسوں پر طے شدہ شرح سے اضافی محصول عائد کیا جا سکے گا۔ بیرونی تجارت کے سلسلہ میں: الف۔ وفاق کی تشکیل کرنے والی ہر ریاست کے لیے خارجہ تجارت کا علیحدہ حساب رکھا جائے گا۔ ب: خارجہ تجارت سے جو زر مبادلہ حاصل ہو گا، وہ ریاستوں کی تحویل میں رہے گا۔ ج: وفاقی حکومت کی زر مبادلہ کی ضروریات دونوں ریاستوں (مشرقی اور مغربی پاکستان) کی طرف سے مساوی طور پر یا کسی متفق علیہ شرح سے پوری کی جائیں گی۔ د: دونوں ریاستوں سے مقامی اشیا کی کسی ٹیکس یا محصول کی پابندی کے بغیر نقل و حمل ہو سکے گی۔ ہ: ریاستوں (صوبوں) کو آئین کے ذریعے اس امر کا مجاز قرار دیا جائے کہ وہ دوسرے ملکوں میں اپنے تجارتی نمائندے مقرر کر سکیں جو اپنی ریاست کے مفاد میں سودے کر سکیں۔ آئین کے تحت ریاستوں کو نیم فوجی یا علاقائی فوجی دستے قائم کرنے اور انھیں برقرار رکھنے کی اجازت ہونی چاہیے تا کہ وہ اپنی علاقائی سالمیت کے ساتھ آئین کا تحفظ بھی کر سکیں۔ حزب اختلاف کی نیشنل کانفرنس میں ان نکات کے پیش ہونے کے بعد بند کمروں میں جو طوفان اٹھا ہو گا، اس کے آثار اور چنگاریاں کسی قدر باہر بھی آئیں جن پر تبصرہ کرتے ہوئے 'نوائے وقت' نے لکھا کہ قومی مسائل کا ایسا علاج تجویز کیا گیا ہے جس سے مرض کا تو نہیں مریض ہی کا خاتمہ ہو جائے گا۔' کچھ اسی قسم کے تبصرے حزب اختلاف کی قیادت کی طرف سے بھی سامنے آئے۔ مشرقی پاکستان کونسل مسلم لیگ کے سربراہ ایم شفیق الاسلام نے ڈھاکہ میں کہا کہ اگر شیخ مجیب کے چھ نکات تسلیم کر لیے گئے تو اس سے ملک میں انتشار اور عدم استحکام پیدا ہو گا۔ کانفرنس کی سبجیکٹ کمیٹی کے رکن اور امیر جماعت اسلامی مولانا مودودی نے ڈھاکا میں ایک اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ ان تجاویز پر عمل درآمد سے ملک تقسیم ہو جائے گا۔ ہم ایسی صوبائی خود مختاری کے حامی ہیں جس سے ملک کی سالمیت پر کوئی آنچ نہ آئے۔ ایوب خان نے جو حزب اختلاف کی قومی کانفرنس کا اصل ہدف تھے، کانفرنس کے بارے میں کہا کہ وہ کوئی متبادل پروگرام پیش کرنے میں ناکام رہی ہے۔ چھ نکات کا ذکر کیے بغیر انھوں نے انھیں ملک میں انتشار پیدا کرنے کا ذریعہ اور قومی یک جہتی کے خلاف سازش قرار دیا۔ حزب اختلاف کی قومی کانفرنس نے شیخ مجیب کی ان تجاویز کو نظر انداز کیوں کر دیا تھا، اس کا سبب ایوب خان کے اس بیان میں دیکھا جا سکتا ہے۔ ممتاز صحافی اور روزنامہ پاکستان کے چیف ایڈیٹر مجیب الرحمٰن شامی کہتے ہیں کہ اپوزیشن راہنما خطرہ محسوس کرتے تھے کہ اگر ان کے پلیٹ فارم سے یہ تجاویز سامنے آ گئیں تو اس کے نتیجے میں ایوب خان انھیں علیحدگی پسند اور علیحدگی پسندوں کا ساتھی قرار دے کر پوری حزب اختلاف پر چڑھ دوڑیں گے، اس طرح ایوب آمریت کے خلاف ان کی تحریک ایک متنازع معاملے کی وجہ سے دم توڑ جائے گی۔

شیخ مجیب کے چھ نکات کا جادو سر چڑھ کر بولنے لگا

ایوب خان حکومت نے کانفرنس میں کی جانے والی تقریروں کی اخبارات میں اشاعت پر ڈیفنس رولز آف پاکستان کے آمرانہ قانون کے تحت پابندی عائد کر دی تھی لیکن کئی روز گزرنے کے بعد بعض اخبارات نے ان تقریروں کے اہم نکات اپنے خبری صفحات پر شائع کر دیے۔ ان تقریروں کے مطالعے سے اندازہ ہوتا ہے کہ کانفرنس کے دوران شیخ مجیب الرحمٰن کی تجاویز حزب اختلاف کی قیادت کے اعصاب پر سوار رہیں۔ سابق وزیر اعظم چوہدری محمد علی نے اپنی تقریر میں کہا تھا کہ مشرقی پاکستان کو دفاع میں خود کفیل بنانا ضروری ہے۔ عبدالباقی بلوچ نے مشرقی پاکستان میں اسلحہ کے کارخانے قائم کرنے کا مطالبہ کیا۔ انھوں نے فوج میں بھرتی کے معیار پر تنقید کی کہ چھوٹا قد بھرتی میں رکاوٹ نہیں بننا چاہیے۔ جماعت اسلامی مشرقی پاکستان کے امیر ابوالکلام محمد یوسف نے مطالبہ کیا کہ مشرقی پاکستان میں فوجی اکیڈمی قائم کی جائے اور دینی مدارس کے طلبہ کو بھی فوجی تربیت دی جائے۔ شیخ مجیب کے چھ نکات کا جادو اتنا سر پر چڑھ کر بول رہا تھا کہ کانفرنس کے دوران ہی فیصلہ کیا گیا کہ کانفرنس کے فوراً بعد حزب اختلاف کے قائدین عوام کو چھ نکات کے نقصانات سے آگاہ کرنے کے لیے مشرقی پاکستان جائیں گے۔ اس مقصد کے لیے ایک چھ رکنی کمیٹی قائم کر دی گئی جس میں چوہدری محمد علی، مولانا مودودی، نواب زادہ نصر اللہ خان، سید محمد افضل (کونسل مسلم لیگ) اور ایم انور ایڈووکیٹ شامل تھے۔ کانفرنس کے چند ہی روز کے بعد مولانا مودودی مشرقی پاکستان کے 12 روزہ دورے پر روانہ ہو گئے جبکہ نواب زادہ نصر اللہ خان اور دیگر قائدین روانہ ہونے ہی والے تھے کہ انھیں گرفتار کر لیا گیا۔ چھ نکات کے خلاف عوامی رائے عامہ ہموار کرنے کے لیے مشرقی پاکستان جانے والی قیادت کی گرفتاری حیران کن تھی۔ مولانا مودودی اور چوہدری محمد علی گرفتاریوں سے پہلے ہی مشرقی پاکستان روانہ ہو چکے تھے، اس لیے وہ گرفتاری سے تو بچ گئے لیکن ان کی آمد پر مشرقی پاکستان کے گورنر نے بیان دیا کہ عوام مغربی پاکستان سے آنے والے شرپسندوں سے ہوشیار رہیں۔ الطاف حسن قریشی نے اردو ڈائجسٹ میں 'چھ نکات کی سچی تصویر' کے عنوان سے ان واقعات پر تبصرہ کرتے ہوئے لکھا کہ جن شخصیتوں کو شیخ صاحب گھائل کرنا چاہتے تھے، ان ہی پر حکومت کی طرف سے تیر چلا اور اگر حکومت کی طرف سے بیان بازی شروع نہ ہو جاتی تو چوہدری محمد علی اور مولانا مودودی کم از کم چھ نکات کی حد تک شیخ مجیب الرحمٰن کے سامنے ایک بند ثابت ہوتے۔ اس زمانے کے اخبارات میں شائع ہونے والی خبروں سے اندازہ ہوتا ہے کہ ابتدا میں چھ نکات کو مشرقی پاکستان میں بھی زیادہ پذیرائی نہ مل سکی کیوں کہ مشرقی پاکستان کی قیادت کی طرف سے بھی انھیں مسترد کیا گیا تھا۔ لیکن عین اسی زمانے میں جب مغربی پاکستان میں حزب اختلاف کی قیادت کی پکڑ دھکڑ شروع ہوئی، مشرقی پاکستان عوامی لیگ کی مجلس عاملہ نے ان نکات کی حمایت کر دی اور اس کے بعد منظر بدلتا چلا گیا اور عوامی لیگ دو حصوں میں تقسیم ہو گئی۔ مشرقی پاکستان عوامی لیگ چھ نکاتی گروپ کہلایا جب کہ نواب زادہ نصر اللہ خان کا گروپ آٹھ نکاتی کہلایا اور اس تقسیم نے حزب اختلاف کی قوت کو بے پناہ ضعف پہنچایا۔ اس سے قبل لاہور کانفرنس میں چھ نکات پیش کرنے کی اجازت نہ ملنے پر مشرقی پاکستان کے اخبارات تند و تیز خبریں شائع کر کے ایک خاص ماحول بنا چکے تھے، ان خبروں کا جائزہ چھ نکات کے موضوع اور اس پر مشرقی پاکستان کے ردعمل کو سمجھنے میں بڑی مدد دیتا ہے۔ روزنامہ 'اتفاق' کی سرخی تھی: "مشرقی پاکستان کے پانچ کروڑ عوام کے خلاف سازش" ڈیلی پاکستان کی سرخی تھی: "لاہور کے حزب اختلاف ٹولے نے ہمارے ساتھ غداری کی: شیخ مجیب" مشرقی پاکستان کے دیگر بڑے اخبارات کا رویہ بھی اسی قسم کا تھا۔

چھ نکات کس کی تصنیف تھے؟

چھ نکات کے خلاف مضبوط موقف اختیار کرنے والے سیاسی قائدین کے خلاف ریاستی کارروائیوں سے عمومی توجہ حکومت کی طرف ہی گئی۔ چوہدری محمد علی کی نظام اسلام پارٹی کے مرکزی رہنما رانا نذر الرحمٰن نے اپنی سرگزشت 'صبح کرنا شام کا' میں بھی کچھ ایسے انکشافات کیے ہیں جن سے ان شبہات کو تقویت ملتی ہے۔ رانا نذر الرحمٰن نے لکھا ہے کہ وہ حزب اختلاف کی نیشنل کانفرنس میں شریک تھے اور شیخ مجیب کی آمد اور واپسی کے دونوں مناظر انھوں نے اپنی آنکھوں سے دیکھے۔ ان کے دعوے کے مطابق شیخ صاحب مسلم کمرشل بینک کی گاڑی میں آئے تھے اور ان کی واپسی محکمہ اطلاعات حکومت پاکستان کی گاڑی میں ہوئی تھی۔ ان کے مطابق کہا جاتا تھا کہ یہ چھ نکات ایوب خان کے سیکریٹری اطلاعات الطاف گوہر کے ذہن کی پیداوار تھے تا کہ حزب اختلاف کی صفوں میں شگاف ڈالا جا سکے۔ شعبہ ابلاغ عامہ جامعہ کراچی کے سابق چیئرمین ڈاکٹر طاہر مسعود نے مجھے بتایا کہ جن دنوں وہ کورٹ رپورٹنگ کرتے تھے، ان ہی دنوں عدالت نے اس مقدمے کا فیصلہ سنایا تھا۔ ان کے مطابق ایک صحافی نے الطاف گوہر کے بارے میں یہی بات لکھ دی جس پر انھوں نے عدالت کا دروازہ کھٹکھٹایا۔ صحافی اپنا الزام ثابت نہ کر سکے، لہٰذا عدالت نے فیصلہ ان کے خلاف دے دیا، صحافی پر 80 ہزار روپے جرمانہ بھی ہوا۔ مجیب الرحمٰن شامی بھی الطاف گوہر والی کہانی کو مسترد کرتے ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ شیخ مجیب الرحمٰن کو الطاف گوہر یا مغربی پاکستان کے کسی دانشور کی ضرورت ہی نہ تھی کیوں کہ مشرقی پاکستان میں ایسی صلاحیت رکھنے والے لوگوں کی کمی نہ تھی۔ چھ نکات کے بارے میں ان کا خیال ہے کہ یہ معروف بنگالی بیوروکریٹ رحمٰن سبحان یا بنگالی اکانومسٹ نذر الاسلام کی تصنیف ہو سکتے ہیں۔ چھ نکات کیا زہر قاتل تھے اور اسی طرح پھینک دینے کے قابل تھے جیسے حزب اختلاف نے انھیں پھینکا؟ مجیب الرحمٰن شامی کہتے ہیں کہ اس وقت کی صورت حال کے مطابق عمومی خیال یہی تھا کہ ان تجاویز کے پیچھے انڈیا کا ذہن کام کر رہا ہے۔ یہ ایک ایسا خیال تھا جس کی وجہ سے توجہ کسی اور طرف جا ہی نہ سکی۔

جمعیۃ علماء مہاراشٹرا کا سینسر بورڈ سے اسلام مخالف فلم کی نمائش پر پابندی کا مطالبہ

فلم کی نمائش سے مسلمانوں کے مذہبی جذبات مجروح ہونگے : حافظ مسعود احمد حسامی

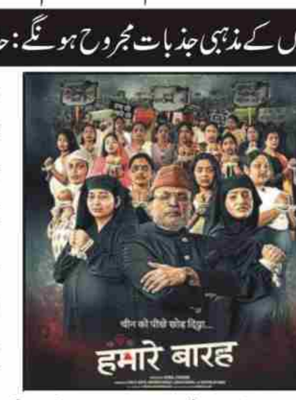

ممبئی 29 مئی 7 جون 2024 کو نمائش کے لیے پیش کی جانے والی اسلام و مسلم مخالف فلم ''ہم دو ہمارے بارہ'' کی ریلیز پر پابندی کا مطالبہ جمعیۃ علماء مہاراشٹرا (ارشد مدنی) نے فلم سینسر بورڈ یعنی Central Board of ((CBFC Film Certification سے کیا ہے۔ جمعیۃ علماء مہاراشٹر کے کارگزار صدر حافظ مسعود احمد حسامی اور جنرل سکریٹری مولانا حلیم اللہ قاسمی نے سینسر بورڈ کو ایک خط لکھ کران سے مطالبہ کیا ہے کہ وہ 7 / جون کو ریلیز ہونے والی مسلم مخالف فلم جس میں مقدس قرآنی آیات کا غلط ترجمہ کیا گیا ہے اور مسلمانوں اور اسلام کی شبیہ خراب کرنے کی مذموم حرکت کی گئی ہے اس کے ریلیز پر پابندی عائد کی جائے۔ اس ضمن میں حافظ مسعود حسامی نے بتایا کہ گذشتہ کئی دنوں سے سوشل میڈیا پر متذکرہ فلم کا ٹریلر گردش کررہا ہے، ٹریلر دیکھتے ہی اس بات کا اندازہ ہوجاتا ہے کہ فلم میں مسلمانوں کے خلاف بکواس کی گئی ہے۔ سینسر بورڈ کو اس فلم کی نمائش پر روک لگانا چاہیے کیونکہ فلم ریلیز ہونے سے ناصرف مسلمانوں کے جذبات مجروح ہونگے بلکہ نقص امن کا بھی خطرہ ہے۔ حافظ مسعود نے کہا کہ جمعیۃ علماء نے فلم کی نمائش کے خلاف سینسر بورڈ کو براہ راست مکتوب بھیج کر فلم کی نمائش روکنے کا مطالبہ کیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ اگر بورڈ بروقت کوئی اقدام نہیں کرتا ہے تو قانونی چارہ جوئی کے لیئے لائحہ عمل تیار کیا جائے گا۔ حافظ مسعود نے مسلم تنظیموں سے بھی گذارش کی ہے کہ وہ فلم کی نمائش روکنے کے لیئے فلم سینسر بورڈ پر دباؤ بنائیں کیونکہ یہ ایک توہین آمیز فلم ہے، انھوں نے کہا کہ فلم 'ہم دو ہمارے بارہ' میں قرآن کریم کی آیات کی من گڑھت تشریح کرکے ایک خاص طبقہ کو نشانہ بنانے کی مذموم کوشش کی گئی وہ نا قابل برداشت ہے حافظ مسعود نے کہا کہ کہ ہمارے ملک کے آئین نے کسی کی بھی دل آزاری کا کوئی حق کسی کو نہیں دیا ہے۔ لہٰذا جو بھی شخص اظہار آزادی رائے کے نام پر فلم بنا کر مسلمان اور اسلام کو بدنام کرنے کی کوشش کریگا ہم اس کی مخالفت کریں گے۔ خط میں تحریر کیا گیا ہے کہ مسلمانوں کی آبادی دوسری قوموں کی بہ نسبت گھٹ رہی ہے اور یہ بات حکومت کے ریکارڈ کی بنیاد پر کہی جارہی ہے اس کے باوجود فلم میں اس کے برعکس ہندوستان میں بڑھتی آبادی کی وجہ مسلمانوں کو بتایا گیا ہے جو نہایت بے بنیاد دعوی ہے۔ واضح رہے جمعیۃ علماء ماضی میں بھی اسلام مخالف فلمیں یارب اور کیرالا فائل پر پابندی کے لئے ہائی کورٹ سے سپریم کورٹ تک رجوع ہوئی تھی۔

ڈاکٹر محمد ذاکر نعمانی کی دختر منزہ فردوس 87.80 فیصد سے کامیاب

اپنی اسکول میں تیسری پوزیشن حاصل کی

اکولہ: 29 مئی (ڈاکٹر ذاکر نعمانی) مہاراشٹر اسٹیٹ سیکنڈری اینڈ ہائر سکینڈری ایجوکیشنل بورڈ کی جانب سے مارچ 2024 میں منعقدہ دسویں جماعت کے امتحان میں منزہ فردوس ذاکر نعمانی 87.80 فیصد نشانات حاصل کر کے اپنے خاندان، رشتہ داروں اور اسکول کا نام روشن کیا ہے اکولہ شہر کی معروف مسلم اُردو ہائی اسکول کی طالبہ منزہ فردوس کو اسکول کے سبھی اساتذہ کے ساتھ ساتھ اپنے والد کی خصوصی رہنمائی رہی۔ بتادیں کہ منزہ فردوس معروف عالم دین شیخ طریقت رہبر شریعت قاری عبدالکریم نعمانی نقشبندی مجدّدی دامت برکاتہم العالیہ کی پوتری ہیں اور حضرت والا قطبِ عالم محبوب العلماء والصلحاء حضرت اقدس مولانا پیر ذوالفقار نقشبندی مجددی مدظلہ العالیہ کے خلفاء میں سے ہے۔ بیٹی کے چچا جان حیدرآباد شہر میں خلیل احمد نعمانی سینیئر سائنٹسٹ کے عہدہ پر فائز ہیں ماما عمران خان گورنمنٹ انجینئر کنٹریکٹر ہے منزہ فردوس کے افراد خاندان نے مسلم اُردو ہائی اسکول کے صدر مدرس احمد حسن، سوسائٹی کے صدر ڈاکٹر احمد عروج، سیکریٹری ریاض خان کے علاوہ اساتذہ اکرام میں عبدالعزیز احمد، شہزاد احمد خان، سلیم احمد انصاری، کلاس ٹیچر ساجد اقبال، سید ندیم، عابد حسین، عارف حسین اور سید ساجد و تمام معلمات واساتذہ کرام کا تہہ دل سے شکریہ ادا کیا ہے۔ منزہ فردوس کی اس کامیابی پر ہر طرف سے مبارکباد پیش کی جا رہی ہے۔

پاکستان میں بجلی کے بلوں میں ٹیکسوں کے خلاف احتجاج کا منصوبہ

صوابی۔ 29 مئی۔ ایم این این۔ صوابی ایکشن کمیٹی (SAC) نے اعلان کیا ہے کہ 4 جون کو تحصیل ہیڈ کوارٹر ٹوپی میں ایک احتجاجی اجلاس منعقد کیا جائے گا تا کہ حکومت پر دباؤ ڈالا جائے کہ وہ مقامی صارفین سے بجلی کے بلوں میں ایندھن کی قیمت اور دیگر ٹیکس وصول نہ کرے۔ ایس اے سی کے سربراہ سلیم خان ایڈووکیٹ نے پیر کو یہاں ایک پریس کانفرنس کے دوران یہ اعلان کیا۔ سلیم خان، جو عوامی نیشنل پارٹی کے سابق صوبائی جنرل سیکرٹری ہیں، نے کہا کہ صوابی کے لوگوں نے تربیلا ڈیم کی تعمیر کے لیے بے پناہ قربانیاں دی ہیں، جو ملک کی بجلی کی لائف لائن ہے۔ انہوں نے افسوس کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ اس بڑی شراکت کے باوجود ہمیں ضرورت سے زیادہ بندش کا سامنا ہے۔ اس موقع پر، رحیم خان جدون، ایک کارکن اور جمعیت علمائے اسلام۔ فضل کے رہنما، نے کہا کہ وہ صوابی کے لوگوں کے حقوق کے حصول کی جدوجہد میں ایس اے سی کے ساتھ کھڑے ہوں گے۔ انہوں نے کہا کہ ہم پوری طاقت کے ساتھ احتجاجی میٹنگ میں شرکت کریں گے۔

مدرسہ اشرف العلوم نالاسوپارہ کے طالب علم

محمد فرحان ولد ارشاد احمد قاسمی کی SSC میں نمایا کامیابی

آج کے اس مادی دور میں عصری علوم کی سخت ضرورت ہے، جس بناء پر مدارس کے طلباء بھی عصری علوم میں سبقت حاصل کررہے ہے، مضافات ممبئی کا قدیم ادارہ، جامعہ اسلامیہ اشرف العلوم انصاری نگر نالاسوپارہ ایسٹ، میں، عصری علوم کا معقول نظم ہے، ضلع پریشد اُردو اسکول کے تحت مدرسہ کے طلباء عصری علوم حاصل کررہے ہے، اس سال مدرسہ کے 22 / طلباء نے SSC میں نمایاں کامیابی حاصل کی ہے، حاجی ابوالکلام (وسئ پھاٹا) کے پوتے، محمد فرحان ولد ارشاد احمد قاسمی نے SSC میں انگریزی سبجیکٹ سے مجموعی فیصد 71.40% کے نشانات سے نمایاں کامیابی حاصل کی، واضح رہے کہ محمد فرحان نے مدرسے تمام طلباء پر سبقت حاصل کی، قابل ذکر بات یہ ہے کہ تمام طلباء نے دسویں کے امتحان میں اچھی کارکردگی دکھائی اور مدرسے کا نام روشن کیا، تمام طلباء کے مجموعی فیصد 71.40 سے - 50.53% کے درمیان ہی رہی، اس کامیابی کے پیچھے اساتذہ، مدرسے کے ذمہ داران، اسکول اسٹاف، مدرسے کے روح رواں، مولانا عبدالصمد قاسمی کی محنت شامل حال رہی ہے، اللہ سے دعاء ہے کہ مدرسے کو مزید ترقیات سے نوازے، اور بچوں کو سچا خادم اور رہبر بنائے۔

اقرا بورنار دھم کا نتیجہ صد فیصد

بورنار: 29 مئی (نامہ نگار) اقرا ایجوکیشن سوسائٹی جلگاؤں کے زیر انصرام قصبہ بورنار میں جاری عبدالمجید سالار اقرا اردو ہائی اسکول بورنار نے اپنی سابقہ روایت کو برقرار رکھتے ہوئے پھر ایک بار ایس۔ ایسی میں شاندار کامیابی حاصل کی ہے۔ اسکول ھذا کا امسال دہم کا نتیجہ 100٪ رہا۔ مارچ 2024 ایس۔ ایس۔ سی امتحان میں کل 35 طلبا شریک ہوئے۔ جس میں 5 طلبا نے امتیازی نمبرات سے کامیابی حاصل کی۔ 19 طلبا فرسٹ کلاس، 8 طلبا سیکنڈ کلاس اور 3 طلبا پاس کلاس میں کامیاب ہوئے۔ ماحین فاطمہ اکرم دیشمکھ نے 85.80 فیصد نمبرات حاصل کر کے اسکول میں اول مقام حاصل کیا۔ جبکہ اثمیرا فاروق شاہ 83.80 اور شفا عقیل دیشمکھ 79 فیصد حاصل کر کے بالترتیب دوم اور سوم پوزشن پر رہے۔ تمام کامیاب طلبا اور اساتذہ کو سوسائٹی کے صدر ڈاکٹر عبدالکریم سالار صاحب نے مبارکباد پیش کی۔ ساتھ ہی طلبا کے مستقبل کے لیے نیک خواہشات کا اظہار کیا۔

سرِ محفل دلِ تنہا پہ ہنسی آتی ہے

سرِ محفل دلِ تنہا پہ ہنسی آتی ہے
مجھ کو اس غنچۂ صحرا پہ ہنسی آتی ہے
ہاں ترا وعدۂ فردا تھا کبھی وجہ حیات
اب اسی وعدۂ فردا پہ ہنسی آتی ہے
شب مہ موسم گل اور جوانی توبہ
ایسی بے وقت کی توبہ پہ ہنسی آتی ہے
کبھی ٹوٹی ہوئی کشتی پہ ترس آتا ہے
کبھی چڑھتے ہوئے دریا پہ ہنسی آتی ہے
میں جواں ہوں مری فطرت کا تقاضا ہے کچھ اور
مجھ کو اندیشۂ فردا پہ ہنسی آتی ہے
چار تنکوں کا جلانا بھی بڑی بات تھی کچھ
برق کی زحمتِ بے جا پہ ہنسی آتی ہے
چاہتے ہیں کہ انہیں دل سے بھلا دوں میں سعید
ایسی معصوم تمنا پہ ہنسی آتی ہے

سونے چاندی کے زیورات کی خریدی کا
شہر کا بھروسے مند نام
کلثوم جویلرس
صرافہ بازار، ناندیڑ
پروپرائٹر: محمد انیس : Mob: 9860871766

ایوت محل میں ریاستی سطح کا تین روزہ (IYF) آئی وائی ایف اسکول کی تربیت کامیابی سے ہمکنار

جلگاؤں: 29 مئی (سعید پٹیل کے ذریعے) آئی وائی ایف کے ریاستی ذرائع انچارج عمیر شیخ وجلگاؤں شاخ کے عتیق شاہ کی تفصیلات کے مطابق اسلامک یوتھ فیڈریشن مہاراشٹر کی جانب سے مختلف سرگرمیوں کا انعقاد کامیابی سے ہمکنار ہوا۔ اسلامک یوتھ فیڈریشن مہاراشٹرا کا تین روزہ آئی وائی ایف اسکول بتاریخ 25 تا 27 مئی کو بون انگلش اسکول، ایوت محل میں منعقد کیا گیا، دسویں جماعت سے فارغ کاروان عقاب ممبران کے لیے منعقد کیے گئے اس تربیتی اسکول میں مہاراشٹر کے کئی اضلاع سے طلباء نے شرکت کی۔ (واضح رہے کے کاروان عقاب IYF کی چلڈرنس ونگ کا نام ہے) طلباء کی چھٹیوں کو کارآمد اور موثر بنانے، ان کی ذہنی وجسمانی اور روحانی تربیت کے لیے ڈیزائن کیے گئے اس اسکول میں قرآن، سیرت النبی ﷺ، شخصیات، پرسنالیٹی ڈیولپمنٹ، کیریئر گائڈنس، اجتماعیت، آئی وائی ایف کا تعارف وغیرہ عنوانات پر تقاریر رکھی گئیں۔ ساتھ ہی ذہنی وجسمانی تربیت کی خاطر مختلف انڈور گیمز جیسے کوئیز مقابلہ، ڈرامہ مقابلے، برجستہ تقاریر، بلون لائن گیمز، ایکٹنگ پلے مقابلہ و دیگر سرگرمیاں رکھی گئیں اسی طرح آوٹ ڈور سرگرمیوں میں گھوڑ سواری، باکس فٹ بال و کرکٹ مقابلے، اور سوئمنگ (تیراکی) اور مختلف کھیل جیسے، ہانڈی پھوڑ، رسہ کشی، کرکٹ جیسے دل چسپ مقابلوں کے ذریعے طلباء محظوظ ہوتے رہے۔ آخر میں مقابلوں میں کامیاب طلباء کو گروپ اور انفرادی انعامات سے نوازا گیا۔ اسلامک یوتھ فیڈریشن اپنے قیام کے شروع دن سے ہی مسلم اسٹوڈنٹس کی دنیاوی اور اخروی کامیابی کی خاطر اسلامی نہج پر تربیت کے لیے کوشاں ہے، ریاستی سطح کے اس پروگرام کے ساتھ ہی مقامی سطح پر مختلف مقامات پر آئی وائی ایف کے سمر اسلامک کلاسز اور سمر کیمپس منعقد کیے جارہے ہیں۔ جن میں سیکڑوں مسلم طلباء شریک ہوتے ہیں، اپنے معیاری پروگرام اور بشمول مختلف سرگرمیوں کے آئی وائی ایف کے سمر کلاسز خاصی شہرت کے حامل ہوتے ہیں۔

اکولہ کی اقراء اردو سکول کا نتیجہ 100 فیصد

اپنی روایت کو رکھا برقرار، نور عرشیہ سید شوکت اوّل

اکولہ: 29 مئی (ڈاکٹر ذاکر نعمانی) شہر کے حمزہ پلاٹ میں واقع اقراء اردو ہائی اسکول کا دسویں جماعت کا نتیجہ ہر سال کی طرح 100 فیصد رہا، نور عرشیہ سید شوکت نے 83 فیصد نمبر لے کرا سکول میں ٹاپ کیا۔ اسی طرح اسکول سے شیزا مہوش انیس خان نے 82.40 نمبروں کے ساتھ دوسرا رینک حاصل کیا جبکہ سحارہ تنویر امتیاز گھانچی نے 76.80 نمبر لے کر تیسرا اور عالیہ پروین سید صابر نے 72.80 نمبر لے کر چوتھا اور سید شفا انجم سید شاکر نے 72.80، علینہ پروین ابرار شاہ 72.20 فیصد مارکس لے کر اپنی کامیابی درج کروائی۔ کل 57 طلباء امتحان میں شریک ہوئے جن میں سے 03 طلباء ڈیکٹنشن، 15 طلباء فرسٹ کلاس اور 39 طلباء سیکنڈ کلاس میں پاس ہوئے۔ کلاس ٹیچر سعود احمد خان، پرنسپل محمد ذاکر محمد قاسم اور سوسائٹی کے صدر محمد صادق محمد قاسم نے تمام پاس ہونے والے طلباء کو گلدستے اور اسناد سے نوازا۔

ایس سی ای آر ٹی کے مجوزہ ایس سی ایف مسودے پر اعتراضات داخل

جالنہ: 29 مئی: ضلع جالنہ کے اردو مدارس کے صدر مدرسین وسوسائٹی کے زمہداران کی ایک اہم نشست مورخہ 27/05/2024 کو اردو ہائی اسکول جالنہ میں جناب اقبال قریشی صاحب کی صدارت میں منعقد کی گئی اس نشست میں محمد افتخار الدین صاحب، جناب شیخ فیاض الدین صاحب، لیاقت علی خان یاسر صاحب، محمد حنیف صاحب، عبدالوحید صاحب، جناب احمد نور قریشی، متین انصاری صاحب وغیرہ کی خصوصی شرکت رہی۔ اس نشست میں ریاستی نصابی خاکہ میں شامل دیگر مذاہب کے موضوعات پر گفتگو کی گئی تمام شرکاء کے اعتراضات کا میمورنڈم تیار کیا گیا، ایس سی ای آر ٹی نے مجوزہ نصاب میں مانوسمرتی سے متعلق اور سنت رام داس کے مناچے شلوک کو شامل کیا ہے۔ ایس سی ای آر ٹی نے بھگوت گیتا کو سیکولرازم اور ہندوستانی آئین کے خلاف پیش کرنے کی تجویز پیش کی ہے۔ ہمارا آئین سائنسی نقطہ نظر پر زور دیتا ہے۔ SCERT کا مقصد قدیم تعلیم کو دوبارہ زندہ کر کے دوسرے مذاہب کے خلاف مسلط کرنا ہے۔ کسی مخصوص مذہب کو مسلط کرنا ہمارے آئین کی خلاف ورزی ہے۔ ریاست بھر کی تمام تنظیمیں ان تمام معاملات کے خلاف ہیں۔ اس لیے نصاب میں مذہبی موضوعات کو شامل نہ کیا جائے۔ اس طرح کا ایک میمورنڈم ایس سی ای آر ٹی پونہ کے ڈائریکٹر صاحب کو آج دیا گیا۔

مجوزہ ریاستی نصاب فریم ورک 2024 کے سلسلے میں

آراء اور تجاویزات دینے کی میعاد میں توسیع کی جائے - آئیٹا مہاراشٹر

ممبئی: 29 مئی: مجوزہ ریاستی نصاب فریم ورک 2024 کے سلسلے میں آراء اور تجاویزات دینے کی میعاد میں توسیع کی جائے اس طرح کا مطالبہ آل انڈیا آئیڈیل ٹیچرس اسوسی ایشن (آئیٹا) مہاراشٹر کی جانب سے کونسل کے ڈائریکٹر اور ریاستی وزیر تعلیم کیسر کرکو ای میل کے ذریعے خط ارسال کر کیا گیا ہے۔ تفصیلات کے مطابق اسٹیٹ کونسل آف ایجوکیشنل ریسرچ اینڈ ٹریننگ مہاراشٹر کی جانب سے حال ہی میں اسکولی سطح کے لیے مجوزہ ریاستی نصاب فریم ورک 2024 کے مسودہ کا 336 صفحات پر مبنی ڈرافٹ جاری کر اس پر 3 جون 2024 تک عوام سے اپنی آراء و تجاویزات پیش کرنے کو کہا گیا ہے۔ واضح رہے کہ، اس سے قبل نیشنل کونسل آف ایجوکیشنل ریسرچ اینڈ ٹریننگ، نئی دہلی نے قومی نصابی خاکہ کا ڈرافٹ پیش کیا تھا۔ اس وقت مرکزی حکومت نے شہریوں کی رائے اور تجاویزات کے لیے کافی وقت دیا تھا۔ قومی نصاب کی بنیاد پر حکومت مہاراشٹرا نے بھی ریاستی نصاب فریم ورک (اسکولی سطح) (SCF-FS 2024) تیار کیا لیکن اس سے متعلق شہریوں کی رائے اور تجاویزات دینے کے لیے بہت کم وقت دیا۔ جس سے تعلیمی حلقوں میں ناراضگی کا اظہار کیا جا رہا ہے۔ سید شریف (ریاستی صدر آئیٹا مہاراشٹر) نے ہمارے نمائندے کو بتایا کے آل انڈیا آئیڈیل ٹیچرس اسوسی ایشن آئیٹا مہاراشٹر ریاستی کونسل آف ایجوکیشنل ریسرچ اینڈ ٹریننگ کے ڈائریکٹر اور ریاستی وزیر تعلیم سے درج ذیل مطالبات پر غور کرنے کی درخواست ہے۔ 1) ریاستی نصاب کے مجوزہ خاکہ کی تیاری میں مختلف سطحوں کے نمائندوں کو شامل کرنا چاہیے۔ مذکورہ کام کے لیے بنائی گئی کمیٹی کے منتخب کردہ ارکان میں سے ایک بھی رکن (اردو لسانی) اقلیتوں کا نمائندہ نہیں ہے۔ اسی طرح ریاستی نصاب فریم ورک کا مسودہ (اسکولی سطح SCF SF 2024) صرف مراٹھی زبان میں دستیاب ہے۔ اگر مسودہ انگریزی اور اردو زبان میں دستیاب کیا جائے تو اساتذہ، ماہرین تعلیم نیز اداروں کے منتظمین کی ایک بڑی تعداد اس مسودے کو پڑھے گی اور اس پر اپنی رائے اور تجاویزات بھی دیں گی۔ نیز رائے اور تجاویزات دینے کے لیے جو وقت دیا گیا ہے وہ بہت کم ہے۔ تاہم اسٹیٹ ایجوکیشنل ریسرچ اینڈ ٹریننگ کونسل کو اس معیاد میں کم از کم ایک ہفتے کی توسیع کرنی چاہیے۔ اس طرح کا مطالبہ آئیٹا مہاراشٹر کی جانب سے کیا گیا ہے۔

ورلڈ بینک نے بنگلہ دیش میں بنیادی خدمات کے لیے 700 ملین ڈالر کی منظوری دی

ڈھاکہ۔ 29 مئی۔ ایم این این۔ ورلڈ بینک کے بورڈ آف ایگزیکٹو ڈائریکٹرز نے بنگلہ دیش میں میزبان برادریوں اور بے گھر روہنگیا آبادی دونوں کے لیے ضروری خدمات فراہم کرنے اور تباہی اور سماجی لچک کو بڑھانے کے لیے کل 700 ملین ڈالر کے دو منصوبوں کی منظوری دی ہے۔ 2017 سے، تقریباً 10 لاکھ روہنگیا میانمار میں تشدد سے بھاگ کر بنگلہ دیش پہنچے ہیں، جس سے عالمی سطح پر جبری نقل مکانی کا سب سے بڑا بحران پیدا ہوا ہے۔ بنگلہ دیش اور بھوٹان کے لیے عالمی بینک کے کنٹری ڈائریکٹر عبدولے سیک نے روہنگیا کی حمایت کے لیے بنگلہ دیش کی حکومت کی تعریف کی اور میزبان برادریوں پر نمایاں دباؤ کو تسلیم کیا۔ سیک نے ہنگامی ضروریات کو پورا کرنے کے ساتھ ساتھ طویل المدتی منصوبہ بندی اور پائیدار حل کی ضرورت پر زور دیا، کیونکہ بحران اپنے ساتویں سال میں داخل ہو رہا ہے۔ دو پروجیکٹس، یعنی 350 ملین ڈالر شمولیتی خدمات اور مواقع برائے میزبان کمیونٹی اور بے گھر روہنگیا پاپولیشن پروجیکٹ اور 350 ملین ڈالر ہوسٹ اینڈ روہنگیا انہانسمنٹ آف لائیوز پروجیکٹ کا مقصد روہنگیا اور میزبان کمیونٹی دونوں کی مدد کرنا ہے۔ ان اقدامات کو IDA20 ونڈو برائے میزبان کمیونٹیز اور پناہ گزینوں کے تحت گرانٹس کے ذریعے مالی اعانت فراہم کی جائے گی۔ آئی ایس او پروجیکٹ روزی روٹی اور ضروری خدمات میں موجودہ سرمایہ کاری پر استوار کرے گا، جس سے روہنگیا اور میزبان دونوں برادریوں کے کم از کم 980,000 افراد مستفید ہوں گے۔ یہ پروجیکٹ انسانی سرمائے کی ترقی کو ترجیح دیتا ہے، بشمول 12 سال سے کم عمر کے 300,000 روہنگیا بچوں کی تعلیم، اور صحت، غذائیت، خاندانی منصوبہ بندی، اور صنفی بنیاد پر تشدد کی روک تھام اور ردعمل میں خدمات فراہم کرتا ہے۔ آئی ایس او پروجیکٹ کے لیے ورلڈ بینک کے ٹاسک ٹیم لیڈر ایس عامر احمد نے روشنی ڈالی کہ یہ پروجیکٹ عارضی کام، تربیت، تعلیم، بچوں کے تحفظ اور بنیادی صحت کی دیکھ بھال کے ذریعے کمزور گھرانوں کی مدد پر توجہ مرکوز کرتا ہے۔

زمینی سطح پر کام کرنا بھی تعلیمی اداروں کی ہی ذمہ داری ہے

ٹیکہ اندازی کے متعلق تربیتی ورکشاپ سے پروفیسر عین الحسن کا خطاب

حیدرآباد، 29 مئی (پریس نوٹ) صحت مند انسان ہی صحت مند سوچ رکھ سکتا ہے اور مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی نوجوانوں میں صحت مند سوچ علم وفکر کو فروغ دینے کے لیے سرگرم عمل ہے۔ ان خیالات کا اظہار وائس چانسلر پروفیسر سید عین الحسن نے کیا۔ وہ آج شعبہ ترسیل عامہ وصحافت کے زیر اہتمام شمولیت سے عمل تک کے موضوع پر منعقدہ ایک روزہ ورکشاپ میں بحیثیت مہمانِ خصوصی مخاطب تھے۔ شعبہ ترسیل عامہ وصحافت کے زیر اہتمام یونیسیف کے تعاون سے شراکت داری پراجیکٹ کے تحت اس ورکشاپ کا انعقاد عمل میں آیا۔ اس موقع پر اظہار خیال کرتے ہوئے پروفیسر عین الحسن نے کہا کہ ٹیکہ اندازی جہاں صحت مند معاشرے کے لیے ضروری وہیں تعلیمی اداروں کا بھی یہ فریضہ ہے کہ وہ سماج میں صحت کے بشمول صاف پانی، ماحولیات کا تحفظ اور صحت مند غذائی عادات کے حوالے سے بھی عوامی شعور بیدار کریں۔ انہوں نے مزید کہا کہ زمینی سطح پر کام کرنا بھی تعلیمی اداروں کی ہی ذمہ داری ہے۔ ان کے مطابق قدرتی وسائل اور ماحولیات کا تحفظ کر کے ہم سب انسانوں کی زندگیوں کو محفوظ بنا سکتے ہیں۔ شعبہ ترسیل عامہ وصحافت کی جانب سے سماج کے بااثر شخصیات کی شمولیت کے ذریعہ معمول کی ٹیکہ اندازی کے عمل کو بہتر بنانے کے لیے منعقدہ ورکشاپ کو پروفیسر عین الحسن نے خوش آئند قرار دیا اور کہا کہ مانو قومی سطح پر ایسے مزید پروگرام کرنے کے لیے کوشاں ہے۔ قبل ازیں صدر و ڈین شعبہ ترسیل عامہ پروفیسر محمد فریاد نے خیر مقدمی کلمات کہے اور بتلایا کہ مانو نے یونیسیف کے تعاون سے ایک پراجیکٹ شروع کیا ہے جس کا موضوع "نوزائیدہ بچوں کی نگہداشت اور ان کی معمول کی ٹیکہ اندازی کے فروغ میں اثر انداز ہونے والی شخصیات اوران کا رول" ہے۔ جس کا مقصد حیدرآباد میں بااثر شخصیات کی شمولیت کے ذریعہ معمول کی ٹیکہ اندازی کے عمل کو بہتر بنانا ہے۔ اس ضمن میں مختلف مذاہب کے رہنماؤں کے ساتھ ساتھ سماج کے ذی اثر افراد کا یہ تربیتی ورکشاپ منعقد کیا گیا۔ پروفیسر محمد فریاد کے مطابق اس ورکشاپ کے انعقاد کے لیے یونیسیف کے علاوہ ڈبلیو ایچ او، حکومت تلنگانہ، ماؤنٹ فورٹ سوشیل انسٹیٹیوٹ کا تعاون حاصل کیا گیا۔ شری آروی کرنان آئی اے ایس، کمشنر صحت اور خاندانی بہبود، حکومت تلنگانہ نے ورکشاپ کو مخاطب کرتے ہوئے کہا کہ سوشیل میڈیا کے فروغ کے سبب معمول کی ٹیکہ اندازی کے عمل کے لیے چیالنجس اٹھ کھڑے ہوئے ہیں۔ کیونکہ غیر مصدقہ اطلاعات سوشیل میڈیا کے ذریعہ بڑی تیزی سے وائرل ہورہی ہیں۔ انہوں نے نوجوان نسل پر زور دیا کہ وہ سوشیل میڈیا پر آنے والے کسی بھی مسیج پر اس وقت تک یقین نہ کریں جب تک اس کی آزادانہ ذرائع سے تصدیق نہ ہو۔ آروی کرنان آئی اے ایس نے مزید کہا کہ کویڈ کے دوران معمول کی ٹیکہ اندازی کا عمل بھی متاثر ہوا ہے۔ لیکن توقع ہے کہ سرکاری وغیر سرکاری اداروں اور سبھی مذاہب کے قائدین کے تعاون سے ٹیکہ اندازی کا عمل معمول کے مطابق ہو جائے گا۔ مولانا مفتی ضیاء الدین نقشبندی، صدر مفتی دارالافتائ، جامعہ نظامیہ نے بھی سماج کے بااثر افراد کی شمولیت کے ذریعہ حیدرآباد میں نومولود کی دیکھ بھال میں حفاظتی ٹیکہ اندازی کو بہتر بنانے کے ورکشاپ کو مخاطب کیا۔ انہوں نے کہا کہ مذہب اسلام میں کسی طرح کے بھی علاج کی ممانعت نہیں ہے۔ بلکہ قرآن مجید میں واضح طور پر حکم دیا ہے کہ اے لوگو اپنے آپ کو ہلاکت میں مت ڈالو۔ اس کے علاوہ اسلامی تعلیمات میں نظام صحت کی اہمیت کو بھی بار بار واضح کیا گیا اور بیماری کی صورت میں علاج معالجہ کی تلقین کی گئی۔ والدین کو بچوں کی صحت کے متعلق بے توجہی پر روز محشر جواب دینا ہوگا۔ اس ضمن میں ٹیکہ اندازی یعنی ماقبل بیماری علاج کی اسلامی تعلیمات میں کہیں بھی ممانعت نہیں ہے اور نہ یہ طریقہ علاج شریعت سے متصادم ہوتا ہے۔ اس لیے یہ سبھی مسلمانوں کی ذمہ داری ہے کہ ٹیکہ اندازی کے بشمول بیماری کی صورت میں علاج سے پرہیز نہ کریں۔ قبل ازیں پروگرام کے ابتداء میں ڈاکٹر رنگنائی، ٹیکہ اندازی ماہر، یونیسیف، دہلی نے بھی مخاطب کیا اور کہا کہ بچوں کو آج دیا جانے والا ٹیکہ ان کے کل کو محفوظ بناتا ہے۔ انہوں نے اس موقع پر اپنے آبائی ملک زمبابوے میں ٹیکہ اندازی کے حوالے سے صورت حال پر روشنی ڈالی۔ ان کے علاوہ ٹیکہ اندازی میں شہری سماجی تنظیموں کے رول پر ماؤنٹ فورٹ سوشیل انسٹیٹیوٹ کے ڈائرکٹر برادر ورگھیز نے بھی اظہار خیال کیا۔ پروگرام کے آخر میں رجسٹرار مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی ڈاکٹر اشتیاق احمد نے شکریہ کے فرائض انجام دیئے اور ٹیکہ اندازی سے متعلق تربیتی ورکشاپ کے انعقاد کے لیے پروفیسر فریاد کو مبارکباد دی۔

پروفیسر جاوید خان اردو ہائی اسکول مہان کا نتیجہ قابل ستائش

شیخ فیضان شیخ اسلم نے 80.87 فیصد نمبر حاصل کر کے اوّل مقام حاصل کیا

اکولہ: 29 مئی (ڈاکٹر ذاکر نعمانی) پروفیسر جاوید خان اردو ہائی سکول مہان میں ایس ایس سی امتحان 2024 میں کل 74 طلباء نے شرکت کی اور 73 طلباء کامیاب ہوئے، نتیجہ 98.64 فیصد رہا۔ امتحان میں ایک طالبِ علم کے غیر حاضر رہنے سے نتیجہ 100 فی صد نہ رہ سکا۔ امتیازی زمرے میں 37 طلباء، اوّل زمرے میں 26 طلباء اور باقی طلباء نے دوسرے زمرے میں سرخرو حاصل کی شیخ فیضان شیخ اسلم نے 87.80 فیصد نمبر حاصل کر کے اوّل مقام حاصل کیا جبکہ فرازیہ مہک عباد اللہ خان نے 87.60 فیصد نمبر حاصل کر کے کر دوسرا اور معاریہ مہک سید نور اور میسرہ پروین محمد انصار نے مساوی نمبرات 87.40 حاصل کر کے تیسرا مقام حاصل کیا۔ کامیاب طلباء کو ادارے کے صدر شیخ عبداللہ، پرنسپل عبدالعتیق نے سبھی طلباء کو مبارکباد دی۔ کامیاب طلباء نے اپنی کامیابی کے لئے صدرِ ادارہ شیخ عبداللہ صاحب، صدر مدرس عبدالعتیق سر، محمد رفیق سر، عظیم خان سر، مشرف اللہ خان سر، رئیس احمد سر، سیّد صادق علی سر اور شیخ شہزاد سر، سیّد ناظم سر اور شبّیر خان سر کو دیا۔ تمام تدریسی اور غیر تدریسی عملے نے کامیاب طلبہ کو ان کے روشن مستقبل کے لیے نیک تمناؤں کا اظہار کیا اور تابناک مستقبل کے لئے دعائیں دیں۔

مفتی تبریز و غازی شیخ

دینی اور عصری تعلیم میں کامیابی کی نمایاں علامت

ممبئی، 29 مئی (ایجنسی) آج مہاراشٹر اسٹیٹ سکنڈری اور ہائر سکنڈری ایجوکیشن بورڈ نے مارچ 2024 میں ہونے والے دسویں جماعت کے نتائج کا اعلان کیا ہے، مہاراشٹر میں اس بار بھی کوکن خطہ کے طلباء نے بہترین کارکردگی کا مظاہرہ کیا ہے۔ اس سال یہ امتحان کل 8 میڈیم میں منعقد ہوا تھا۔ مجموعی طور پر کامیاب ہونے والوں کا تناسب 95.81 فیصد ہے جو کہ گزشتہ سال کے کامیاب ہونے والے فیصد سے 1.98 فیصد زیادہ ہے۔ 2023 میں، پاس ہونے کا مجموعی تناسب 93.83 فیصد تھا، جو 2022 کے مقابلے میں 3.18 فیصد کم رہا تھا۔ اردو زبان کے تحت تعلیم حاصل کرنے والے لاکھوں بچوں نے بھی دسویں جماعت کے امتحانات میں شرکت کی اور شاندار کامیابی حاصل کی ہے۔ حالیہ دنوں میں مدرسے کے طلباء کو بھی عصری تعلیم دینے کے تعلق سے زور ڈالا جارہا ہے اور اس سمت میں پیش رفت بھی ہوئی ہے۔ ایسے طلباء نے بہتر کارکردگی کا مظاہرہ بھی سے علمیت بھی کیا ہے۔ شیخ مصری، انٹاپ ہل میں حاجی اسماعیل حاجی الانا میونسپل پبلک اسکول میں واقع سوشل گروپس اردو نائٹ ہائی اسکول کا نتیجہ امسال، 83.33 فیصد رہا ہے اور یہاں زیر تعلیم طالبعلم حافظ تبریز پرویز شیخ نے، 61 فیصد نمبرات حاصل کیے ہیں اور اسکول میں اول مقام حاصل کیا ہے۔ تبریز نے انٹاپ ہل میں دین بندھو انگر کے ایک مدرسہ تعلیم قرآن سے حفظ کیا اور پھر دار افتاء بہرائچ یوپی سے مفتی کی ڈگری حاصل کی اور فائن ٹچ ممبئی سینٹرل سے عالمیت کا کورس مکمل کیا۔ نائٹ اسکول میں تعلیم حاصل کرنے کے ساتھ ساتھ حاجی اسماعیل حاجی الانا سینی ٹوریم میں واقع مدرسہ ریاض العلوم میں بچوں کو دینیات پڑھاتے ہیں جو کہ دینیات نامی ادارہ کے تحت چلایا جارہا ہے۔ تبریز مستقبل میں اعلیٰ تعلیم حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ تبریز کی طرح ہی اس علاقے کے شیخ غازی لیاقت نے بھی بارہویں جماعت میں کامیابی حاصل کی اور، غازی لیاقت شیخ کالج میں عصری تعلیم کے ساتھ ہی مدرسہ ریاض العلوم میں قرآن مجید حفظ کررہا ہے اور ایک ہونہار طالبعلم ہے نائٹ اسکول کے سکریٹری امیر پے جے کے مطابق مذکورہ علاقے جھوپڑا بستیوں پر مشتمل گنجان آبادی والے علاقے میں شمار ہوتا ہے۔ ہے، جہاں ڈراپ آوٹ کا تناسب دوسرے علاقوں سے کافی زیادہ ہے۔

طالبان کے ساتھ تعلقات استوار کرنا ضروری ہے۔ پوتن

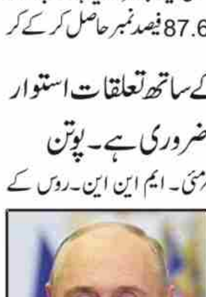

ماسکو۔ 29 مئی۔ ایم این این۔ روس کے صدر ولادی میر پوتن نے کہا کہ افغانستان پر طالبان کے کنٹرول کے باعث ان کے ساتھ تعلقات استوار کرنا ضروری ہے۔ ولادیمیر پوتن نے کہا کہ ہمیں حقیقت سے آگے بڑھنے اور اس کے مطابق تعلقات استوار کرنے کی ضرورت ہے۔ منگل، 28 مئی، کو تاشقند میں، روس کے صدر نے صحافیوں کو بتایا، یہ لوگ ملک اور اس کی سرزمین پر قابض ہیں اور افغانستان کے موجودہ حکمران ہیں۔" افغانستان میں موجودہ مسائل کی وضاحت کیے بغیر، پوتن نے ذکر کیا کہ" ہر کوئی ان سے واقف ہے۔ اگرچہ روس نے 2003 میں طالبان کو دہشت گرد تنظیم قرار دیا تھا، لیکن ماسکو نے اس گروپ کے ساتھ غیر رسمی سفارتی تعلقات برقرار رکھے ہیں۔ تاہم، روس کے صدر نے مزید کہا کہ "طالبان کے ساتھ تعلقات کیسے قائم کیے جائیں یہ ایک اور سوال ہے، لیکن ہمیں کسی نہ کسی طرح ان کے ساتھ تعلقات برقرار رکھنے چاہئیں۔ انہوں نے طالبان کے ساتھ تعلقات کے حوالے سے علاقائی شراکت داروں بشمول وسطی ایشیا کے ممالک کے ساتھ مشاورت کا حوالہ دیا اور کہا کہ ہم اپنے ہر شراکت دار اور دوست کی رائے کو مدنظر رکھتے ہیں اور اس معاملے پر ہم آہنگی کریں گے۔ پوتن کا یہ تبصرہ روس میں کالعدم تنظیموں کی فہرست سے طالبان کو نکالنے کی تجویز پر ایران کے صدر کے ساتھ بات چیت کے ایک دن بعد سامنے آیا ہے۔ افغانستان کے لیے روس کے خصوصی ایلچی ضمیر کابلوف نے کہا کہ روس میں طالبان کی حکومت کو تسلیم کرنے کا امکان پہلے سے کہیں زیادہ ہے۔

فلپائن نے چین کے نئے حراستی قوانین پر تشویش ظاہر کی

منیلا۔ 29 مئی۔ ایم این این۔ فلپائن کے صدر فرڈینینڈ مارکوس جونیئر نے بدھ کے روز کہا کہ چین کے ساحلی محافظوں کی طرف سے بیان کردہ نئے قواعد جن کے نتیجے میں بحیرہ جنوبی چین میں غیر ملکیوں کو حراست میں لیا جا سکتا ہے "تشویش ناک" ہیں۔ چین، جس کا فلپائن اور دیگر دعویدار ممالک کے ساتھ سمندری خودمختاری کے تنازعات ہیں، نے 15 جون سے نافذ العمل نئے قواعد جاری کیے ہیں جو 2021 کے کوسٹ گارڈ کے قانون کو نافذ کریں گے اور غیر ملکیوں کو حراست میں لینے کی اجازت دیں گے جن کا شبہ ہے۔ چین معمول کے مطابق بحری جہازوں پر جنوبی بحیرہ چین کے ان علاقوں میں تجاوزات کا الزام لگاتا ہے جو اس کے ہمسایہ ممالک کے خصوصی اقتصادی زون میں آتے ہیں اور گزشتہ سال فلپائن کے ساتھ بار بار جھڑپیں ہوئی ہیں۔

کنوٹ: مسلم نوجوان کے قتل کے بعد حالات کشیدہ، سنگ باری، آج بند کا اعلان

کنوٹ (اکرم چوہان): ناندیڑ ضلع کے تعلقہ کنوٹ شہر میں بدھ کو شیخ وسیم ساکن اسلام پورہ کے قتل سے کنوٹ شہر میں حالات کشیدہ ہیں۔ جس کے بعد نوجوان مشتعل ہوگئے۔ نامعلوم افراد کی جانب سے دکانوں وگاڑیوں پر سنگ باری کی بھی اطلاعات ہیں۔ وہیں مسلم نوجوانوں کی طرف سے جمعرات 30 مئی کو کنوٹ بند کا اعلان کیا گیا ہے۔ بتایا جاتا ہے کہ وسیم مستری کا کام کیا کرتا تھا اور اسی کام کے سلسلے میں کنوٹ کے دیہات امباڑی گیا تھا کہ وہاں اسے قتل کردیا گیا۔ تادم تحریر اس قتل کی وجوہات کا علم نہیں ہوسکا۔ وہیں غیر مصدقہ اطلاع ہیکہ پولیس نے ایک ملزم اتم برنے کو حراست میں لے کر پوچھ گچھ کررہی ہے۔ جیسے ہی یہ خبر کنوٹ شہر میں آگ کی طرح پھیلی عوام میں غم وغصہ کی لہر دوڑ گئی۔ مہلوک کے افراد خانہ نے گوکندہ کے اسپتال سے شیخ وسیم کی نعش لیکر کنوٹ پولیس اسٹیشن پہنچ گئے اور اسٹیشن کے سامنے نعش رکھ کر احتجاج شروع کیا۔ اس کے باعث شہر کا ماحول کشیدہ ہوگیا تھا۔ ادھر شہر میں دکانیں، کاروباری ادارے فوری بند کردیئے گئے۔ پولیس اور مقامی ذمہ دار افراد نے کسی طرح مشتعل ہجوم کو پرسکون کرایا اس کے بعد نعش کو ایمبولنس کے ذریعے اسپتال روانہ کیا۔ تادم تحریر شیخ وسیم کی نعش کا پوسٹ مارٹم نہیں ہوا تھا۔ اس واردات کے بعد شام 7 بجے سے کنوٹ شہر پوری طرح سے بند ہے۔ فی الحال شہر کے کچھ علاقوں میں کشیدگی کا ماحول ہے اور پولیس کا سخت بندوبست ہے۔

مدینۃ العلوم اسکول کے دسویں بورڈ کا شاندار نتیجہ

ناندیڑ:29 مئی : ناندیڑ کے مجلس انتظامی مدرسہ مدینۃ العلوم کے زیرانصرام مدینۃ العلوم ہائی اسکول کا امسال دسویں بورڈ امتحان مارچ 2024 کا مجموعی نتیجہ 79.51 فیصد رہا۔ مدرسہ ہذا سے منجملہ 498 طلبہ وطالبات نے دسویں بورڈ امتحان میں شرکت کی۔ جس میں 396 طلباء و طالبات کامیاب ہوئے۔ امتیازی درجے سے 41، درجہ اوّل میں 93، درجہ دوّم میں 157 اور درجہ سوّم میں 105 طلباء و طالبات کامیاب ہوئے۔ اسکول ہذا کے درخشاں ستارہ محمدی یُسریٰ فاطمہ محمد صلاح الدین نے 95.40 فیصد نمبرات حاصل کرکے اسکول میں پہلا مقام حاصل کیا۔ مدرسہ ہذا کے اس شاندار نتائج پر صدر معلمہ متین اطہر فاطمہ صاحبہ اور تمام اساتذہ کرام نے کامیاب طلبہ وطالبات کو مبارکباد دی اور اسی طرح مستقبل میں بھی بہتر نتائج دینے کا سلسلہ جاری رکھنے کی تلقین کی۔ علاوہ ازیں مجلس انتظامی کے صدر جناب شفیع احمد قریشی ومعزز اراکین نے بھی صدر معلمہ، جمیع اساتذہ کرام کی بہترین کارکردگی اور تمام کامیاب طلبہ وطالبات کو دلی مبارکباد پیش کی اور مستقبل کیلئے نیک تمناؤں کا اظہار کیا۔

جواہر العلوم کے دسویں جماعت کے شاندار نتائج

کنوٹ:-(اکرم چوہان) دسویں جماعت کے نتائج کا اعلان کردیا گیا ہے، کنوٹ میں واقع جواہر العلوم اردو اسکول و جونیر کالج کے اس سال میں بہترین نتائج آئے ہیں۔ اس اسکول کا نتیجہ 82.70 ÷ رہا۔ اس اسکول کی طالبہ زنشا عبدالمجیب نے 91.409 فیصد نے مارکس حاصل کر اسکول میں پہلا مقام حاصل کیا، وہیں عائشہ عافیہ شیخ رفیق نے 89.40 ÷ لیکر اسکول میں دوسرا مقام حاصل کیا، اور تہنیت شیخ ضمیر نے 89 فیصد لیکر تیسرا مقام حاصل کیا، وہیں عربیہ نے 88 فیصد، زوہا نے 88 فیصد، زنیرہ نے 86 فیصد، کیف گوڑ نے 86 فیصد، ضیاء فاطمہ نے 80 فیصد زمام بیگ نے 86 فیصد مارکس حاصل کیے۔ کل 133 طلباء میں سے 28 طلبا ئڈسٹنکشن، 42 طلباء فرسٹ کلاس، سیکنڈ کلاس میں 32 طلباء پاس ہوئے ہے اسکول انتظامیہ کی جانب سے سبھی طلباء کو مبارکباد دی گئی ہے۔

بہار میں 48 اسکولی طالبات بے ہوش، اسپتال میں داخل

بیگوسرائے: ملک بھر میں گرمی کی شدت برقرار ہے اور زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت 45 ڈگری سیلسیس سے زیادہ ریکارڈ کیا جارہا ہے۔ دہلی میں زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت، جو 50 ڈگری (49.9 ڈگری) کے قریب پہنچ گیا، نے گزشتہ 100 سال کا ریکارڈ توڑ دیا ہے۔ اس کے علاوہ راجستھان، ہریانہ، مدھیہ پردیش، اترپردیش اور بہار بھی شدید گرمی کی لپیٹ میں ہیں۔ کئی ریاستوں کے اسکولوں میں گرمیوں کی چھٹیاں ہیں لیکن بہار میں پڑھائی جاری ہے۔ بدھ کو بہار کے بیگوسرائے اور شیخ پورہ میں تقریباً 48 اسکولی طالبات بیہوش ہوگئیں اور کلاس روم میں گرگئیں۔

اخبارات کے سالانہ اسٹیٹمنٹ داخل کرنے کی تاریخ میں توسیع اب 30/جون 2024ء تک داخل کئے جاسکتے ہیں

نئی دہلی:28/مئی (ورق تازہ نیوز) پریس رجسٹرار جنرل آف انڈیا کو تمام اخبارات کے پبلیشرس کی جانب سے سل 24-2023 کے سرکیولیشن کے مطابق کے ای سالانہ اسٹیٹمنٹ E Annual Statement- کوآن لائن داخل کرنے کی تاریخ میں 30/جون 2024ء تک توسیع کردی گئی ہے اس طرح کی ایڈوائزری نمبر 11 (2024) ہتیش راوت اسسٹنٹ پریس رجسٹرار جنرل آف انڈیا دہلی کی جانب سے جاری کی گئی ہے۔ اس سے قبل آخری تاریخ 31/مئی دی گئی تھی۔ سالانہ اسٹیٹ منٹ پریس رجسٹرار جنرل آف انڈیا PRGI کے پریس سیوا ہوٹل Press Sewa Portal کے معرفت داخل کرنا ہے۔ سب سے پہلے اخبار کے پبلیشر اور مالک کو پورٹل پر جاکر رجسٹریشن کرنا لازمی ہے۔ اسکے بعد ہی آگے کی کاروائی کی جاسکتی ہے۔ پبلیشر کو ای۔ سالانہ اسٹیٹمنٹ فائل کرنے میں بڑی دشواریاں پیش آرہی ہے اسلئے بہت کم سالانہ اسٹیٹمنٹ داخل کئے گئے ہیں۔

ٹی-20 عالمی کپ :13 سال بعد آئی سی سی ٹرافی جیت کر وراٹ کوہلی اور روہت شرما رقم کرسکتے ہیں تاریخ

ایسے دو کرکٹرس کا ملنا مشکل ہے جو ایک دوسرے سے مختلف بھی ہوں اور پھر قسمت کے دھاگے سے بندھ کر ایک دوسرے کے ایسے قریب آگئے ہوں جیسے وراٹ کوہلی اور روہت شرما۔ روہت نے 2007 میں بیلفاسٹ میں عالمی سطح کے کرکٹ سے اپنے کیریئر کی شروعات کی، جبکہ وراٹ کوہلی نے ایک سال بعد دامبولا میں اپنا پہلا بین الاقوامی میچ کھیلا۔ ایک ساتھ شروع ہوئے اس سفر کا ایک اور دلچسپ باب ممکنہ طور پر اگلے ماہ کیریبین جزائر میں ختم ہوجائے گا۔ اگلا ٹی-20 ورلڈ کپ 2026 میں ہے جس کی میزبانی ہندوستان اور سری لنکا مشترکہ طور پر کریں گے۔ اس وقت روہت کی عمر 40 سال اور کوہلی کی عمر 38 سال ہوگی۔ ون ڈے (50 اوورز) فارمیٹ میں ورلڈ کپ اس کے مزید ایک سال بعد ہوگا۔ کرکٹ میں جس طرح نوجوان کھلاڑی بلے بازی کے دوران اسٹرائیک ریٹ زیادہ رکھتے ہیں، اسے دیکھتے ہوئے ان دونوں کو ان میں سے کسی ایک میں کھیلتے ہوئے دیکھنا مشکل ہے۔ لہٰذا روہت اور کوہلی دونوں اگلے مہینے فاتح کا تمغہ گلے میں لٹکا کر وداع لینا چاہیں گے۔ اگر وہ ایسا کرپاتے ہیں تو یہ 2007 کے ٹی-20 ورلڈ کپ (روہت) اور 2011 کے 50 اوور ورلڈ کپ (کوہلی) کے بعد ان کا دوسرا عالمی ٹائٹل ہوگا۔ اس کے علاوہ یہ ان دو کھلاڑیوں کے لیے بہترین الوداعیہ ہوگا جنہوں نے گزشتہ 17 سالوں میں ہندوستان کی محدود اوورز کی کرکٹ پر بہت زیادہ اثر ڈالا ہے۔ حالانکہ کوہلی-روہت کی کہانی باہمی احترام اور اس شعور پر مبنی ہے کہ انہیں ایک دوسرے کے کام میں مداخلت نہیں کرنی چاہیے۔ کوہلی نے اپنے کیریئر کے آغاز سے ہی روہت کے لیے اس اہمیت کے بارے میں بات کی جو ان کے دل میں ہے۔ کوہلی نے 'بریک فاسٹ ود چیمپئنس' میں کہا تھا کہ میں ایک کھلاڑی کے بارے میں تجسس سے بھرا ہوا تھا۔ لوگ کہتے رہتے تھے کہ یہ ایک ایسا کھلاڑی ہے جو تیزی سے آگے بڑھ رہا ہے۔

الرحمت اینگلو اردو اسکول و جونیئر کالج کے بارہویں اور ایس ایس سی جماعت کے شاندار نتائج

ناندیڑ۔29 مئی (فیروز خان) ناندیڑ شہر کے معروف تعلیمی ادارہ الرحمت اینگلو اردو اسکول و جونیئر کالج کی دسویں جماعت اور بارہویں جماعت کے نتائج امسال بھی شاندار رہے۔ ان اسکول احاطہ میں امتحان میں کامیابی حاصل کرنے طلباء وطالبات میں سیا سکول کے ڈائریکٹر شیخ ربانی نے بہترین نمبرات حاصل کرنے والے طلباء وطالبات کی گلپوشی کرتے ہوئے انھیں تہنیت پیش کی گئی۔ الرحمت اینگلو اردو اسکول و جونیئر کالج کے احاطے میں بہترین نمبرات حاصل کرنے والے طالبات میں شامل الرحمت اینگلو کی اسٹوڈنٹ علیزہ خانم سکندر خان نے 81.80 فیصد نمبرات سے شاندار کامیابی حاصل کی۔ اسی طرح عفیفہ فردوس نے 79.20' رمشیہ سدف 77.60 'عائشہ محرین 76.40' ثانیہ فاطمہ نے 76.20 اسی طرح ماثیرہ فردوس 89.60 'ماریہ ناز نے 86.60' عائشہ ترنم 84.00' صباء تحرین 80.80' انشراح تحرین 78.00' الفشاں تہنیت 75.00" شرمین تبسم 73.00' فاطمہ تسکین نے شاندار نمبرات حاصل کرتے ہوئے نمایاں کامیابی حاصل کی ہے۔ اس موقع پر طلباء اور ان کے سرپستوں کو گلدستہ پیش کرتے ہوئے پرتپاک استقبال کیا گیا۔ آج منعقدہ اس تہنیتی تقریب میں الرحمت اینگلو اردو اسکول و جونیئر کالج کے ڈائریکٹر شیخ ربانی' پرنسپل طلعت فاطمہ کے علاوہ طلباء اور ان کے سرپرست موجود تھے۔

صرف رام کا نام لینے سے کام نہیں چلے گا ان کی تعلیمات پر عمل بھی کرنا ہوگا: تیجسوی یادو

پٹنہ: بہار کے سابق نائب وزیر اعلی اور راشٹریہ جنتا دل کے رہنما تیجسوی یادو نے اترپردیش کے وزیر اعلی یوگی ا؟ دتیہ ناتھ کو ان کے رام بھکت اور رام مخالف والے بیان پر سخت جواب دیا ہے۔ تیجسوی یادو نے کہا ہے کہ رام راجیہ کے لیے بہتر ہے بے روزگاری کو دور کرنا، مہنگائی کو دور کرنا، غریبی کو دور کرنا۔ صرف رام کا نام لینے سے کام نہیں چلے گا، ان کی تعلیمات پر عمل بھی کرنا ہوگا۔ واضح رہے کہ وزیر اعلیٰ یوگی ا؟ دتیہ ناتھ نے منگل (28 مئی) کو بہار میں ایک ریلی میں کہا تھا کہ یہ انتخاب رام مخالف اور رام بھکتوں کے درمیان ہے۔ یوگی ا؟ دتیہ ناتھ کے اس بیان کے بارے میں پوچھے جانے پر تیجسوی یادو نے کہا کہ اس ملک میں کون رام بھکت نہیں ہے؟ ہم دوردرشن کے وقت سے ہی رامائن دیکھ رہے ہیں۔ ہمارے گھر میں رام ہیں، ہمارے گھر میں ایک مندر ہے، لیکن رام راجیہ کے لیے بہتر ہے بے روزگاری کو دور کرنا، مہنگائی کو دور کرنا، غریبی کو دور کرنا۔ صرف رام کا نام لینے سے کام نہیں چلے گا، ان کی تعلیمات پر عمل بھی کرنا ہوگا۔

جل جیون مشن پروگرام کے تحت ناندیڑ ضلع میں گُل 1234 نل واٹر سپلائی اسکیموں کو منظوری

ناندیڑ، 29- مرکزی حکومت کے انتہائی پرجوش جل جیون مشن پروگرام کے تحت ناندیڑ ضلع میں کل 1234 نل واٹر سپلائی اسکیموں کو منظوری دی گئی ہے۔ ہر سال کے مقابلے اس سال کم بارش کی وجہ سے، درجہ حرارت میں زبردست اضافے کے ساتھ، پورے مراٹھواڑہ میں پانی کی شدید قلت پیدا ہوگئی ہے۔ پانی کی سطح میں مسلسل کمی کے ساتھ ٹیکروں کی تعداد میں اضافہ ہو رہا ہے۔ چھترپتی سمبھاجی نگر تاریخ۔23 مئی 2024 کو Hon. جب وزیر اعلیٰ نے پانی کی قلت کا جائزہ لیا تو لینے والوں کی تعداد پورے مراٹھواڑہ میں ہے۔ اس میں چھترپتی سمبھاج نگر میں 698، جالنا- 462، پربھنی- 27، ہنگولی- 7، ناندیڑ- 21، دھاراشیو-135، بیڑ-430 اور لاتور ضلع میں 35 ٹیکر ہیں۔ مراٹھواڑہ کے دیگر اضلاع کے مقابلے ناندیڑ ضلع میں صرف 21 ٹینکرز ہیں۔ جلیکتا شیور ابھیان، جل جیون مشن پروگرام، گل مکت ڈیم سلمکٹ شیوار پروگرام، ناندیڑ ضلع میں 16 تعلقوں کے ناندیڑ میں لاگو کی گئی قلت سے متعلق اضافی اسکیموں کو ضلع انتظامیہ کے ذریعہ لاگو کیا گیا، جن کی مالی اعانت وڈا، تانڈیاس اوروستی ہیں۔ ضلع کونسل کی چیف ایگزیکٹیو آفیسر منل کرنوال، ایگزیکٹیو انجینئر امول پاٹل اور جل جیون مشن کی انتظامیہ نے واڈس، وستیا، ٹنڈے، دیہاتوں میں لاگو کی گئی جل جیون مشن کی 1234 نل واٹر سپلائی اسکیموں کے آغاز سے ہی اس پروگرام کو بہت تیزی سے نافذ کیا ہے۔ ضلع میں صرف 21 ٹیکرز کی ضرورت تھی۔ مراٹھواڑہ کے دیگر اضلاع کے مقابلے میں، مراٹھواڑہ کے ایک چھوٹے سے ضلع ہنگولی کو چھوڑ کر، ناندیڑ جیسے رقبہ پر مالی اعانت والے ضلع میں، کلکٹر ابھیجیت راوت، چیف ایگزیکٹیو آفیسر منل کرنوال، دیہی واٹر سپلائی کے ایگزیکٹو انجینئر کی مشترکہ کوششوں سے محکمہ امول پاٹیا، جل جیون مشن کے کام میں تیزی آئی ہے اور پرک واٹر سپلائی اسکیم کی وجہ سے آج ضلع میں پانی کی کمی کی شدت میں کمی آئی ہے۔

ریاست کا 75 فیصد حصہ خشک سالی کی لپیٹ میں

کانگریس کا 31 مئی سے متاثرہ علاقوں کا دورہ: پٹولے

کانگریس قانون ساز کونسل کی دوسیٹوں پر الیکشن لڑے گی!

ممبئی: ریاست میں خشک سالی کی وجہ سے عام لوگوں کی حالت بہت خراب ہے۔ کئی علاقوں میں لوگوں کو 15 سے 20 دن سے پینے کا پانی نہیں مل رہا ہے۔ ریاست کا 75 فیصد حصہ شدید خشک سالی کی چپیٹ میں ہے۔ جہاں ریاست کے لوگ خشک سالی سے نبرد آزما ہیں، وہیں وزیر اعلیٰ ایکناتھ شندے چھٹی پر چلے گئے ہیں۔ لیکن کانگریس پارٹی عوام کو انصاف فراہم کرنے کے لیے 31 مئی سے خشک سالی کے متاثرہ علاقوں کا دورہ شروع کرنے جارہی ہے۔ یہ باتیں مہاراشٹر پردیش کانگریس کمیٹی کے صدر نانا پٹولے نے کہی ہیں۔ بدھ کو تلک بھون میں منعقدہ ایک پریس کانفرنس میں کانگریس کے ریاستی صدر نانا پٹولے نے مخلوط حکومت پر حملہ کرتے ہوئے کہا کہ ریاست کے کئی حصوں میں لوگوں کو پینے کے پانی کے ساتھ ساتھ جانوروں کے چارے کی بھی شدید پریشانی کا سامنا ہے۔ حکومتی بے حسی کے باعث ٹینکر مافیا مسلسل سرگرم ہے۔ حکومت کہہ رہی ہے کہ واٹر ٹینکرز میں جی پی ایس لگے ہیں لیکن اسے ہٹا کر موٹر سائیکلوں پر لگایا جارہا ہے۔ ایسے میں سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ کیا حکومت واٹر ٹینکر مافیا سے پیسے وصول کرتی ہے؟ [illegible]

گئی ہے، لیکن یہ وہی افسر ہیں جن پر بدعنوانی کے کئی الزامات لگے ہیں۔ میراج ہسپتال میں رہ کر ڈاکٹر ساپلے نے کیا کیا کارنامے سرانجام دیے سب جانتے ہیں۔ ایسا کرپٹ افسر شفاف تحقیقات کیسے کرسکتا ہے؟ کانگریس اس معاملے کی سی بی آئی جانچ کا مطالبہ کررہی ہے کیونکہ اس معاملے میں ڈاکٹروں، پولس اور سیاسی لیڈروں کی ملی بھگت ہے۔

کانگریس کے ریاستی صدر نے کہا کہ پونے حادثہ کیس میں کس وزیر نے پولیس کو بلایا؟ گاڑی میں کون تھا؟ ان کے نام سامنے کیوں نہیں آرہے؟ حکومت کیوں چھپا رہی ہے؟ [illegible]

یکم/جون سے ملک میں یہ تبدیلیاں آرہی ہیں' جانئے آپ بھی

حیدرآباد: یکم جون سے آپ کے گھریلو اخراجات سے متعلق قوانین میں تبدیلیاں ہونے جارہی ہیں۔ بہت سے نئے قوانین ہر مہینہ کی پہلی تاریخ سے لاگو ہوتے ہیں۔ اس بار بھی پہلے سے زیادہ سخت قوانین بنائے جارہے ہیں۔ جون کے مہینہ میں ایل پی جی سلنڈر، بینک کی چھٹیاں، آدھار اپڈیٹ اور ڈرائیونگ لائسنس سے متعلق قوانین میں تبدیلیاں کی جائیں گی۔ ان تبدیلیوں کا براہ راست اثر عام آدمی پر پڑنے والا ہے۔ اس سے آپ کا بجٹ پر بھی اثر پڑسکتا ہے۔

تو آیئے ان اہم قوانین کے بارے میں جانتے ہیں جو اگلے مہینہ سے تبدیل ہوں گے

پٹرول اور ڈیزل سمیت ایل پی جی سلنڈر کی قیمتوں میں تبدیلی: ایل پی جی کی قیمت کا فیصلہ ہر مہینے کی پہلی تاریخ کو ہوتا ہے۔ یکم جون کو تیل کمپنیاں گیس سلنڈر کی نئی قیمتوں کا فیصلہ کریں گی۔ مئی میں کمپنیوں نے کمرشل سلنڈر کی قیمتوں میں کمی کی تھی۔ اب امید کی جارہی ہے کہ کمپنیاں جون میں بھی ایک بار پھر سلنڈر کی قیمتیں کم کرسکتی ہیں۔ اس کے ساتھ ہی ہر روز کی طرح یکم جون کو بھی پٹرول اور ڈیزل کی قیمتوں میں تبدیلی ہوگی۔

ڈرائیونگ لائسنس کیلئے RTO جانے کی ضرورت نہیں ہے: نئے ٹرانسپورٹ رولز یکم جون سے لاگو ہورہے ہیں۔ اس کے بعد، ڈرائیونگ لائسنس حاصل کرنے کے لئے، آپ کو صرف آر ٹی او میں ٹیسٹ نہیں دینا پڑے گا، اب آپ کو حکومت کی طرف سے تسلیم شدہ خصوصی نجی اداروں میں بھی ڈرائیونگ ٹیسٹ پاس کرنے میں زیادہ پریشانی نہیں ہوگی۔ اس سے ڈرائیونگ لائسنس حاصل کرنا آسان ہوجائے گا۔

ٹریفک قوانین میں بھی سختی: نئے قوانین کے تحت ٹریفک قوانین کو بھی مزید سخت کیا جائے گا۔ 18 سال سے کم عمر افراد کو 25 ہزار روپے تک جرمانہ ہوسکتا ہے۔ ساتھ ہی، اگر آپ ایسا کرتے ہیں، تو لائسنس منسوخ ہوجائے گا اور آپ 25 سال تک نیا لائسنس حاصل نہیں کرسکیں گے۔ اس کے علاوہ دیگر قوانین کی خلاف ورزی پر بھی جرمانے کا انتظام ہے۔ جس میں تیز رفتاری پر 1000 سے 2000 روپے، لائسنس کے بغیر گاڑی چلانے پر: 500 روپے، ہیلمٹ نہ پہننے پر: 100 روپے اور سیٹ بیلٹ نہ باندھنے پر: 100 روپے جرمانہ عائد کیا جائے گا۔

14 جون تک مفت آدھار کارڈ اپ ڈیٹ کی سہولت: ہندوستان کی منفرد شناختی اتھارٹی یعنی UIDAI کے مطابق، اگر آپ نے اپنا آدھار کارڈ (آدھار کارڈ اپ ڈیٹ آن لائن) 10 سال سے اپ ڈیٹ نہیں کیا ہے، تو آپ 14 جون تک اپنا آدھار کارڈ مفت میں اپ ڈیٹ کرسکتے ہیں (مفت آدھار اپ ڈیٹ)۔ UIDAI پورٹل پر آدھار کارڈ کو آن لائن اپ ڈیٹ کرنے کی سہولت (آدھار آن لائن اپ ڈیٹ کریں) مفت فراہم کی جارہی ہے۔ تاہم، 14 جون کے بعد، آپ کو اس کام کے لیے ادائیگی کرنا پڑسکتی ہے۔ آپ یہ کام آدھار سنٹر پر جاکر بھی کرسکتے ہیں۔ اگر آپ اپنا آدھار کارڈ اپ ڈیٹ کروانے کے لیے آدھار سنٹر جاتے ہیں تو آپ کو 50 روپے بطور فیس ادا کرنے ہوں گے۔ جبکہ UIDAI پورٹل پر کوئی چارج ادا نہیں کرنا پڑے گا۔

جون میں کل 12 دن کی بینک تعطیلات: جون کے مہینے میں، بقرعید، وٹ ساوتری ورات سمیت مختلف تہواروں اور ہفتہ وار تعطیلات کی وجہ سے بینک کئی دنوں تک بند رہنے والے ہیں۔ ریزرو بینک آف انڈیا (آر بی آئی) کی سرکاری ویب سائٹ پر دی گئی معلومات کے مطابق، لوک سبھا انتخابات (لوک سبھا) کے ساتویں مرحلے میں جون میں کل 12 دن کی بینک چھٹیاں ہوں گی۔ انتخابات 2024 فیز 7 ملک میں منعقد ہوں گے، اس کے پیش نظر یکم جون کو کئی ریاستوں میں بینکوں کی چھٹی ہوگی۔ یہ عرصہ۔ اس لیے آپ کو بینک سے متعلق اہم کام کو جلد از جلد مکمل کرنا چاہیے تاکہ آپ کو کسی قسم کی تکلیف کا سامنا نہ کرنا پڑے۔

پرنٹر، پبلیشر، پروپرائٹر محمد تقی نے علینہ پرنٹرس، اسماعیل مارکیٹ، چوک بازار ناندیڑ 431604 سے طبع کرکے 229-6-4 'بڑی درگاہ' گاڑی پورہ ناندیڑ 431604 سے شائع کیا۔ ایڈیٹر : محمد نقی *(*پریس اینڈ رجسٹریشن آف بکس ایکٹ 1867 کے مطابق اخبار میں شائع خبروں اور دیگر مشمولات کے لئے ذمہ دار)

Printed,published and owned by Mohammad Taqui .Printed at Aleena Printers,Ismail Market,Chowk Bazaar, Nanded-431604 and published at 4-6-229,Badi Dargah,Gadipura, Nanded-431604. Editor:Mohammad Naqui

POSTAL RGN.NO.G2/RNP/NND-303/2021-2023 Mobile 8055362952-9325610858 Office: 2nd Floor, Ismail Market,Chowk Bazaar Nanded

کسی بھی قابل اعتراض تحریر کیلئے قانونی چارہ جوئی صرف ناندیڑ کی عدالت میں ہوگی۔